Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم     نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم     وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد
61

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ
9

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر
امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

7 ربیع الثانی 1433 ہجری قمری۔یکم مارچ 1391 ہش۔یکم مارچ 2012ء

## اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

# جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں و دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔
# یہ اللہ کی طرف سے بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے

## ارشاد باری تعالیٰ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ (سورۃ النور:۲۸)

"اے مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں نہ داخل ہوا کرو جب تک کہ اجازت نہ لے لو اور (داخل ہونے سے پہلے) ان گھروں میں بسنے والوں کو سلام نہ کر لو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا۔ اور اس (فعل) کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم (نیک باتوں کو ہمیشہ) یاد رکھو گے"۔

"...... فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ تَحِیَّۃً مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ مُبٰرَکَۃً طَیِّبَۃً کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیَاتِ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ۔(سورۃ النور:۶۲)

"پس جب تم گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں و دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے۔اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہیں کھول کر سناتا ہے تاکہ تم عقل سے کام لو"

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْھَا اَوْ رُدُّوْھَا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا"۔ (سورۃ النساء 87)

"اور جب تمہیں کوئی دعا دی جائے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا (کم سے کم) اُسی کو لوٹا دو۔ اللہ یقیناً ہر ایک امر کا حساب لینے والا ہے"۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤمِنًا تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا فَعِنْدَاللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا"۔ (سورۃ النساء:95)

"اور اے ایماندارو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو چھان بین کر لیا کرو اور جو تمہیں سلام کہے اسے (یہ) نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں۔ تم ورلی زندگی کا سامان چاہتے ہو۔ سو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں پہلے تم (بھی) ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔ پس تم پر لازم ہے (کہ) تم چھان بین کر لیا کرو۔ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ یقیناً آگاہ ہے"۔

"وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ ھَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَھُمُ الْجَاھِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا" (سورۃ الفرقان:64)

"اور رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں"۔

"وَاُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھَارُ خَالِدِیْنَ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ تَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ۔" (سورۃ ابراھیم:24)

"اور جو لوگ ایمان لائے ہوں گے اور انہوں نے (نیک اور) مناسب حال عمل کئے ہوں گے انہیں ان کے رب کے حکم سے ایسے باغوں میں جن کے (سایوں کے) نیچے نہریں بہتی ہوں گی داخل کیا جائے گا (اور) وہ ان (جنتوں) میں بستے چلے جائیں گے اور وہاں ان کی (ایک دوسرے کیلئے یہ) دعا ہوگی۔ (کہ تم پر) سلامتی (ہو)"۔

## احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......"حضرت عبد اللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو۔ ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے"۔

(ترمذی ابواب صفۃ القیمۃ)

☆......حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور پوچھا کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے آپؐ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا" (بخاری کتاب الاستئذان باب السلام للمعرفۃ وغیر معرفۃ)

☆......حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیرے خاندان کو بھی"۔

(ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التسلیم اذا دخل بیتہ)

☆......حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گذرے۔ جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست، یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے آپؐ نے ان کو السلام علیکم کہا" (بخاری کتاب الاستئذان باب التسلیم فی مجلس فیہ اخلاط من المسلمین والمشرکین)

## فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایک دوست نے عرض کی کہ مخالفین نے ہم کو سلام کہنا چھوڑ دیا۔ فرمایا:۔

"تم نے اُن کے سلام سے کیا حاصل کر لینا ہے۔ سلام تو وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ خدا تعالیٰ کا سلام وہ ہے جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے سلامت رکھا جس کو خدا کی طرف سے سلام نہ ہو بندے اس پر ہزار سلام کریں اس کے واسطے کسی کام نہیں آسکتے۔ قرآن شریف میں آیا ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَبٍّ رحیم"

(ملفوظات جلد نہم۔ صفحہ 318)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

# اسٹال نمبر 404۔۔۔کولکاتہ بُک فیئر

الحمد للہ خاکسار کو اس بار 36 ویں کولکاتہ انٹرنیشنل بُک فیئر میں شمولیت کا موقعہ نصیب ہوا۔ کولکاتہ اپنے محل وقوع اور اپنی زندہ دلی کیلئے نہ صرف سارے ہندوستان میں بلکہ ساری دنیا میں مشہور و معروف ہے۔ اہل بنگالہ کو نہ صرف اپنی زبان بنگلہ بلکہ اپنے شہر صوبہ کی راجدھانی سے ایک خاص لگاؤ اور محبت ہے۔ اس کے ساتھ ہی بنگال کے باشندوں میں یہ خوبی بھی نمایاں پائی جاتی ہے کہ وہ علم دوست ہیں۔ کتابیں چاہے کسی بھی زبان میں ہوں اور اُن کا موضوع سخن کچھ بھی ہو، اہل بنگالہ ایک بار اُسے دیکھنا ضرور چاہیں گے۔ خاکسار کو ہندوستان کے کئی بک فیئرز میں شامل ہونے کا موقعہ ملا ہے لیکن جتنی شائقین و ناظرین و علم دوست افراد کی تعداد کولکاتہ بُک فیئر میں ہوتی ہے وہ دوسری جگہ کے بُک فیئر میں بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے۔

امسال پبلشر اینڈ بک سیلز کے زیر اہتمام ملن میلہ گراؤنڈ (نزد سائنس سٹی) میں 36 واں بین الاقوامی کتاب میلہ مورخہ 25 جنوری تا 5 فروری پوری آن بان شان سے ہوا۔ روزانہ کتاب میلہ دوپہر 12 بجے سے شروع ہوتا تھا اور رات 8.00 بجے بند ہوتا تھا۔

احمدیہ مسلم جماعت کولکاتہ کی طرف سے ہر سال کتاب میلہ میں شمولیت کی جاتی ہے اور الحمد للہ جماعت احمدیہ کولکاتہ کے زیر اہتمام یہ 35 واں موقعہ تھا۔ جب کبھی بک فیئر میں جماعت کا اسٹال لگایا گیا کولکاتہ جماعت کیلئے یہ تبلیغ احمدیت کا ایک سنہرا موقع ہوتا ہے اور الحمد للہ اس موقع سے بھر پور فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

اس سال جماعت احمدیہ کو 404 نمبر اسٹال دیا گیا۔ انتظامیہ کی طرف سے سٹال لگانے کے جملہ انتظامات کئے جاتے ہیں اور اس کے لئے وہ الگ سے رقم لیتے ہیں۔ لیکن اس کے نتیجہ میں یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ بک سیلرز دینی کتب کی اشاعت اور فروغ میں زیادہ توجہ دے پاتے ہیں۔ احمدیہ جماعت کولکاتہ کی طرف سے ہر سال مبلغ سلسلہ اور لوکل مجلس عاملہ کے تعاون سے ایک مکمل لائحہ عمل بنایا جاتا ہے تاکہ تبلیغ کے اس نادر موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکے۔ ہر روز مبلغ سلسلہ کے علاوہ باقاعدہ دو ممبران مجلس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ اور دو ممبرات لجنہ اماء اللہ کی ڈیوٹی لگائی جاتی ہے۔

کولکاتہ بک فیئر کی دوسری خصوصیت یہ رہی کہ کتاب میلہ میں جانے والوں کیلئے کسی قسم کی کوئی ٹکٹ نہیں رکھی گئی تھی۔ ہر شخص چاہے وہ کتاب نہ بھی پڑھنا چاہے صرف گھومنے کی غرض رکھتا ہے بنا کسی خرچ اور ٹکٹ کے کتاب میلہ کو دیکھ سکتا تھا۔ حکومت کی طرف سے دوسرا عمدہ انتظام یہ کیا گیا تھا کہ پانی کیلئے مفت جگہ جگہ پر انتظامات کئے گئے تھے تاکہ شاملین کو کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ انہیں عمدہ انتظامات کی وجہ سے اس کتاب میلہ میں شاملین کی ریکارڈ توڑ تعداد شامل ہوئی جو ایک رپورٹ کے مطابق 18 لاکھ سے تجاوز کر چکی تھی۔ یعنی ہر دن تقریباً ایک لاکھ سے زائد لوگ کتاب میلہ میں شریک ہوئے۔

الحمد للہ جماعت کی کاوشوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی امسال بُک فیئر میں دس ہزار لوگوں تک احمدیت کی تبلیغ پہنچائی گئی اور اُنہیں فری جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ تقریباً ہزار سے زائد لوگوں نے جماعت کے بارے میں آکر سوال کئے اور ان کو اُن کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ کئی افراد نے اپنے موبائیل نمبر اور ایڈریس نوٹ کروائے کہ وہ خواہش مند ہیں کہ دوبارہ ان سے رابطہ کیا جائے۔ جماعت کے اسٹال میں آنے والے معززین میں سے اکثریت نے احمدیہ جماعت کی طرف سے قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم کو بہت پسند کیا اور اس بات کا اقرار اُردو اخبارات نے بھی کیا چنانچہ اخبار مشرق اپنی اشاعت مورخہ 29 جنوری 2012 صفحہ 4 میں ”کتاب میلہ میں شائقین اردو کتب کا زبردست ازدہام“ کے تحت لکھتا ہے کہ

”404 احمدیہ جماعت میں 45 زبانوں میں قرآن کا ترجمہ دستیاب ہے جس میں تامل اسپینش، منی پوری، جاپانی، بنگلہ جو صرف نمائش کیلئے رکھی گئی ہے۔ خریدنے کیلئے آرڈر دینا ہوگا۔“

جماعت کے اسٹال میں آنے والے اکثر احباب نے اسلامی اصول کی فلاسفی، سیرت سلطان القلم کو بہت پسند کیا۔ اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب ”مذہب کے نام پر خون“ کا بھی بہت مطالبہ رہا۔ اسی طرح احمدیہ جماعت کی طرف سے قرآن مجید کے بنگلہ ترجمہ کو اکثر اہل علم احباب نے بہت پسند کیا۔ خصوصاً اُس میں موجود نوٹس اور تشریحات کے سبب یہ ترجمہ قرآن دیگر سٹالوں میں موجود ترجمہ بنگلہ قرآن مجید سے بہت نمایاں تھا۔ آنے والے احباب نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ جماعت کے سٹال میں بنگلہ زبان میں موجود کتب کم تھیں۔ جس کی وجہ سے احباب کو واپس جانا پڑا۔ اُمید ہے کہ کولکاتہ جماعت اگلے سال کیلئے اپنی اس کمی میں مزید بہتری لانے کی کوشش کرے گی۔

امسال کتاب میلہ کے انعقاد میں خاص اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم شامل رہا۔ کولکاتہ شہر کے مولویوں اور کچھ کٹر تنظیموں نے کتاب میلہ کے انعقاد سے قبل ہی انتظامیہ پر دباؤ ڈالنا شروع کیا کہ احمدیہ جماعت کا سٹال بند کروایا جائے کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں چنانچہ قومی منچ کے جنرل سیکرٹری فیروز احمد وارثی نے پبلشرز اینڈ بک سیلر کے عزت مآب جنرل سیکرٹری کو خط لکھ کر مطالبہ کیا کہ ”ہمیں یہ خبر بھی ملی ہے کہ احمدیہ فرقہ کے لوگ کولکاتہ بک فیئر 2012 میں اپنا اسٹال لگائیں گے۔ آپ کو یہ پتہ ہونا چاہئے کہ احمدیہ فرقہ کو اسلام سے خارج کر دیا گیا ہے۔ یہ لوگ نہ صرف پیغمبر رسول کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں بلکہ ان کی باتوں سے پوری دنیا کے مسلمانوں کا جذبات مجروح ہوتا ہے انہیں خود کو مسلم کہلانے کی نہ تو اجازت ہے اور نہ ہی انہیں مقدس شہر مکہ اور مدینہ میں جانے کی اجازت ہے۔ ہندوستان کے مسلمانوں نے بھی اسے اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ یہ لوگ مغربی بنگال میں احمدیہ مسلم مشن کے طور پر کام کرتے ہیں۔ اس کی تمام سرگرمیاں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ جھوٹ اور نفرت پھیلانے والے اس گروپ کو نہ صرف میلے میں اسٹال لگانے اور جانے سے روکا جائے بلکہ کولکاتہ بک فیئر میں کسی بھی عوامی پلیٹ فارم کا استعمال کرنے سے روکا جائے ان کی موجودگی سے فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خطرہ پیدا ہونے کے علاوہ امن اور قانون کی صورت حال کو خطرہ پیدا ہوسکتا ہے۔ ملی اتحاد پریشد کے جنرل سیکرٹری عبدالعزیز اور دیگر ملی رہنماؤں نے اس کے خلاف مظاہرہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

(بحوالہ روزنامہ آزاد ہند کولکاتہ 19 جنوری 2012)

جہاں تک اخبار مذکورہ میں درج جھوٹے الزامات کا تعلق ہے۔ جماعت احمدیہ علی الاعلان اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ اُس کا ارکان اسلام اور ارکان ایمان پر دل و جان سے ایمان ہے۔ وہ سرورِ کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم کرتی ہے۔ کسی مولوی سے اپنے مسلمان ہونے کے سرٹیفکیٹ لینے کی جماعت احمدیہ کو کوئی ضرورت و حاجت نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کا قول و عمل ہی اس بات پر شاہد ہے کہ وہ ایک مسلمان جماعت ہے۔ قومی منچ کے سیکرٹری فیروز وارثی صاحب نے اپنے جھوٹے الزامات میں یہ بات بیان کی ہے کہ

”احمدیہ فرقہ کے لوگوں کو کولکاتہ بک فیئر میں کسی بھی عوامی پلیٹ فارم کا استعمال کرنے سے روکا جائے۔ ان کی موجودگی میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خطرہ پیدا ہونے کے علاوہ امن اور قانون کی صورت حال کو خطرہ پیدا ہوگا۔“

(آزاد ہند کولکاتہ 19 جنوری 2012)

اس جھوٹے الزام کی حقیقت کتاب میلہ کے اندر بھی واضح ہوگئی کولکاتہ جماعت کی جانب سے اس سال کتاب میلہ میں ہی UBI آڈیٹوریم میں مورخہ 4.2.12 کو دوپہر 12 بجے تا 3.00 بجے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا تھا۔ الحمد للہ۔ یہ جلسہ اُمید سے بڑھ کر کامیاب و کامران ہوا۔ بدبخت مولوی جماعت کی موجودگی کو فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو خطرہ اور نقض امن کی وجہ بتا رہا تھا جبکہ جلسہ پیشوایان مذاہب میں ایک ہی اسٹیج پر ہندو مذہب، سکھ مذہب، عیسائی مذہب، بدھ مذہب کے درج ذیل علما و سکالر اپنے مذاہب کی نمائندگی میں شریک ہوئے۔ ہندو مذہب کی طرف سے نیلانجن گوہا، ناھو نیلائے کلپ تروسنگھ بھادو، سوامی سب روپانند جی، مہاراج رام کرشن مشن گول پارک، بدھ مذہب کے نمائندہ بھین این سداما جوائنٹ سیکرٹری مہابودھی سوسائٹی، سکھ مذہب کے نمائندہ ڈاکٹر سکھویندر، اسلام کی نمائندگی میں محمد مشرق علی سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کولکاتہ اور خاکسار کو کرنے کی توفیق ملی۔

اس جلسہ کی کاروائی کو اگلے دن صوبہ کے موقر اخبار اخبار مشرق نے اپنی اشاعت 5 فروری 2012 کے صفحہ 10 میں جلی حروف میں شائع کیا اور خبر کی سرخی لگائی ”احمدیہ مسلم جماعت کا جلسہ قیام امن“ اس خبر کی سرخی نے ہی اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ بدبخت مولوی کو صرف جھوٹ کی غلاظت میں منہ مارنے کے علاوہ اور کچھ نہیں سوجھتا۔ ایسے ہی متعصب ملاؤں اور نفرت کے بیج بونے والوں کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

”میں محض نصیحتاً للہ مخالف علما اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی۔ لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی تو اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بددعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔ جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو وہ لعنت اس کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں“۔

(اربعین نمبر 4 روحانی خزائن 471-472)

اللہ تعالیٰ کولکاتہ بک فیئر میں لگائے گئے احمدیہ مسلم جماعت کے سٹال کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ (آمین)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

**J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers**

**جے کے جیولرز - کشمیر جیولرز**

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872-224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

# خطبہ جمعہ

**خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس دنیا پر اگلی دنیا کو ترجیح دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ ان کے سامنے عُسر میں، یُسر میں، تنگی میں، آسائش میں، بیماری میں، صحت میں صرف ایک مقصد ہوتا ہے کہ مَیں نے اپنے خدا سے جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنے والا بن سکوں۔**

**گزشتہ دنوں ان خوبیوں کے مالک ہمارے ایک بزرگ کی وفات ہوئی ہے جو یقیناً جماعت کا عظیم سرمایہ تھے جن کا نام محترم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب ہے۔**

**(ناظر اشاعت ربوہ مکرم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب کی وفات اور مرحوم کی خدمات اور محاسن کا تفصیل سے ذکر خیر)**

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23 دسمبر 2011ء بمطابق 23 فتح 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جو انسان دنیا میں آیا ایک دن اُس نے رخصت ہونا ہے، یہ قانونِ قدرت ہے اس سے کسی کو مفر نہیں۔ قرآن کریم میں بھی کئی جگہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (آل عمران:186) کہ ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے، کہہ کر مختلف رنگ میں اس طرف توجہ دلائی کہ انسان کو اپنی موت کو سامنے رکھنا چاہئے کہ اسی سے پھر خدا تعالیٰ کی طرف توجہ رہتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی ذات کے باقی رہنے اور باقی ہر چیز جو اس زمین پر ہے بلکہ اس کائنات میں ہے، بلکہ کائناتوں میں ہے، سب کے فنا ہونے کی خبر دی ہے۔ پس جب خدا تعالیٰ کی ذات ہی باقی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ایک مؤمن کو اس دنیا کی زندگی سے زیادہ اگلے جہان کی زندگی کی طرف توجہ دلائی ہے جو حقیقی اور لمبی زندگی ہے۔ جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی وجہ سے اُس کے انعامات کا بھی وارث ہوگا اور نافرمانی کی وجہ سے سزا پانے والا بھی ہو سکتا ہے۔ پس خوش قسمت ہیں ہم میں سے وہ جو اس دنیا پر اگلی دنیا کو ترجیح دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ اُس حقیقی دلدار کو راضی کرنے کے لئے اپنی زندگی کا اکثر حصہ گزارتے ہیں یا یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس طرح گزاریں جس سے دلدار راضی ہو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں۔ اس حد تک آگے چلے جاتے ہیں کہ خدمتِ دین کے علاوہ اُنہیں کوئی دوسری دلچسپی نظر ہی نہیں آتی۔ دوسرے کے حقوق ادا کرتے ہیں تو اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ حقوق العباد بھی ادا کرو کہ یہ بھی دین ہے۔ اپنے عہدوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نبھاتے ہیں اور اس کے نبھانے کے لئے راستے کی کسی روک کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اُن کے سامنے عسر میں یسر میں، تنگی میں، آسائش میں، بیماری میں، صحت میں، صرف ایک مقصد ہوتا ہے کہ مَیں نے اپنے خدا سے جو عہد کیا ہے اُسے پورا کرنے والا بن سکوں۔ جو امانت میرے سپرد ہے اُس کے ادا کرنے کا حق ادا کرنے والا بن سکوں۔ ایسے لوگوں کا شمار اُن لوگوں میں ہوتا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ (البقرۃ:208) اور لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی جان اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتے ہیں۔ اُن کے چہروں پر ہر وقت ایک سکون نظر آتا ہے۔ گویا نفسِ مطمئنہ کی تصویر بنے ہوتے ہیں۔

گزشتہ دنوں ان خوبیوں کے مالک ہمارے ایک بزرگ کی وفات ہوئی ہے جو یقیناً جماعت کا عظیم سرمایہ تھے جن کا نام محترم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ عطا فرمائے۔ اس جماعتی نقصان کو محض اور محض اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ اُن کے بیشمار نعم البدل پیدا فرمائے تا کہ احمدیت کا یہ قافلہ اپنی منزلوں کی طرف ہمیشہ اور تیزی سے رواں دواں رہے۔

اس وقت مَیں محترم سید عبدالحیٔ صاحب کا کچھ ذکرِ خیر کروں گا۔ مکرم شاہ صاحب 12 رجنوری 1932ء کو کریل ضلع اننت ناگ کشمیر میں پیدا ہوئے۔ بڑے ہوئے تو پھر یہ قادیان آ گئے تھے اور قادیان آنے کے بعد پھر وہیں سے جب ہندو پاک کی پارٹیشن ہوئی ہے تو یہ پاکستان آئے۔ ان کی والدہ کشمیر میں ہی تھیں۔ اُن سے یہ علیحدہ ہوئے ہیں تو پھر چالیس سال کے بعد اُن کو جا کر مل سکے ہیں۔ چالیس سال تک اپنی والدہ کو نہیں مل سکے اور یہ جدائی انہوں نے دین کی خاطر برداشت کی۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل جلد 61-96 نمبر 285 مورخہ 20 دسمبر 2011ء صفحہ 1)

ان کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ ان کے دادا سید محمد حسین شاہ محلّہ خانیار سری نگر کے گیلانی سید خاندان کے فرد تھے۔ اس خاندان کے افراد نے مذہبی اختلافات کی بنا پر آبائی علاقہ کو چھوڑا اور علاقہ ناڑ واد میں مقیم ہو گئے۔ ان کے ایک فرزند سید عبدالمنان شاہ صاحب تھے جنہوں نے جوانی میں بیعت کی اور احمدی ہوئے بلکہ بچپن میں ہی انہوں نے احمدیت قبول کر لی تھی اور پیری مریدی کو احمدیت پر قربان کر دیا تھا۔ انہوں نے انتہائی عاجزی اور انکساری سے زندگی گزاری۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جموں و کشمیر مصنفہ محمد اسد اللہ قریشی صفحہ 132 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

تاریخِ احمدیت جموں اور کشمیر میں مکرم عبدالحیٔ شاہ صاحب کے متعلق لکھا ہے کہ مکرم سید عبدالحیٔ صاحب شاہد 1941ء میں قادیان آئے اور اور 1945ء میں اسلام کے لئے زندگی وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ تقسیمِ ملک کے بعد 1949ء میں احمد نگر ضلع جھنگ میں دوبارہ جامعہ احمدیہ میں آئے۔ 1953ء میں مولوی فاضل پاس کیا اور پنجاب یونیورسٹی میں اول قرار پائے۔ 1955ء میں جامعۃ المبشرین سے شاہد پاس کیا۔ بعد میں ایم۔ اے عربی بھی امتیاز کے ساتھ پاس کیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جموں و کشمیر مصنفہ محمد اسد اللہ قریشی صفحہ 132)

اور بڑے تحقیقی کام سرانجام دیتے رہے۔ خدام الاحمدیہ میں بھی ایک لمبا عرصہ ان کو خدمت کا موقع ملا۔ دو تین سال ماہنامہ انصار اللہ کے اور مجلّہ جامعہ کے مدیر رہے۔ تقریباً بارہ تیرہ سال پرنٹر خالد و تشحیذ الاذہان بھی رہے۔ ضیاء الاسلام پریس کے مینیجر اور پرنٹر رہے۔ مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکۃ الاسلامیہ رہے۔ صدر بورڈ الفضل تھے۔ پہلے مینیجنگ ڈائریکٹر ایم۔ ٹی۔ اے پاکستان تھے۔ ڈائریکٹر فضلِ عمر فاؤنڈیشن اور طاہر فاؤنڈیشن تھے، ناظر اشاعت تھے اور یہ متعدد کمیٹیوں کے ممبر رہے ہیں۔ قائم مقام ناظر اعلیٰ اور امیر مقامی کے فرائض کی ادائیگی کی بھی ان کو توفیق ملی۔ کشمیری زبان میں ترجمہ قرآن کی نظر ثانی کی توفیق پائی۔ بطور ناظر اشاعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سیٹ روحانی خزائن کی کتابت اور پھر جدید کمپیوٹرائز ڈ ایڈیشن کی تیاری اور نگرانی فرمائی۔ متعدد کتب کے انڈیکس بنائے اور پیش لفظ و تعارف لکھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ قرآن کے حوالے سے بھی بہت سی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے لیکچرز پر مشتمل کتاب ''ہومیو پیتھی'' کی تیاری میں بھی آپ نے بھرپور حصہ لیا۔

بڑے صائب الرائے، سادہ مزاج، شریف النفس، معاملہ فہم، حلیم الطبع، مدبر، کم گو اور ہمیشہ نپی تلی بات کرنے والے تھے۔ ٹھوس علمی پسِ منظر کی وجہ سے ہر معاملے کی خوب گہرائی سے تحقیق کرتے تھے اور اپنی پختہ رائے سے نوازتے تھے۔ خلفائے سلسلہ کی طرف سے موصول ہونے والے علمی موضوعات کی تحقیق اور حوالہ جات کی تخریج

وتکمیل کو اول وقت میں انجام دینے کی کوشش کرتے تھے۔ کتب کی تیاری، طباعت، اشاعت تک کے مراحل میں اپنے عملے کی رہنمائی کرتے اور بڑے گہرے مشورے دیتے۔ آپ کے کاموں میں یہ چند اہم باتیں تھیں۔

پھر ناظر اشاعت کو پرنٹنگ کا بھی تجربہ ہونا چاہئے اور جیسا کہ الفضل اور دوسرے رسالوں کے پرنٹر و پبلشر تھے۔ اس لحاظ سے ان کو پرنٹنگ کے کاغذ کو چیک کرنے کی بڑی مہارت تھی۔ پریس مشینری کی ایک ایک چیز، اُن کی قسمیں، ٹیکنیکل معلومات آپ کو ازبر ہوتی تھیں۔ اسی طرح کتاب کی اشاعت ہو یا اخبارات کی طباعت، ہر معاملے میں بڑی معین اور ٹھوس رہنمائی فرماتے۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل جلد 61-96 نمبر 285 مورخہ 20 دسمبر 2011ء صفحہ 1و8)

پھر عبدالحئی شاہ صاحب کے بارے میں الفضل میں بھی لکھا گیا ہے کہ اپریل 1945ء میں زندگی وقف کرنے کا ارادہ کر لیا تھا لیکن عہد وقف زندگی کا فارم 11 رنومبر 1950ء کو پُر کیا۔ اور جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا کہ مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ پھر جامعہ میں داخلہ لیا اور جامعہ کی تعلیم کے دوران میٹرک کا امتحان یونیورسٹی میں چھٹی پوزیشن حاصل کر کے پاس کیا۔ جامعہ میں بھی ہر سال اللہ کے فضل سے پہلی پوزیشن لیتے رہے۔ اسی طرح مولوی فاضل کے امتحان میں صوبہ بھر میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

فروری 1956ء میں ان کی پہلی تقرری ہوئی اور مختلف شعبہ جات میں خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 29 رجون 1982ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ رحمہ اللہ نے آپ کو ناظر اشاعت مقرر فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے علمی نکات سے مزین درس القرآن میں حوالہ جات کی تخریج کے ذریعے معاونت کا شرف حاصل کیا۔ روزانہ رات تین تین بجے تک اپنی ٹیم کے ساتھ بیٹھ کر آپ نے یہ کام سرانجام دیا۔ جب تک جملہ امور مکمل کر کے لندن فیکس نہ کر دیتے تھے، آرام نہیں کرتے تھے۔ خطبات وغیرہ کے لئے بھی علمی معاونت کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ترجمہ قرآن کی اور ہومیو پیتھی کی جو کتاب تھی اُس کی تدوین ٹیم کے ممبر تھے۔ اس سلسلے میں اپنے مفوضہ کاموں کو بہت خوش اسلوبی سے مکمل کیا۔ تراجم قرآن منصوبہ کے تحت قرآنِ کریم کے پنجابی، سندھی، پشتو اور سرائیکی زبانوں میں تراجم کی تکمیل و اشاعت کی توفیق ملی۔

(ماخوذ از روزنامہ الفضل جلد 61-96 نمبر 286 مورخہ 21 دسمبر 2011ء صفحہ 1و8)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے ایک دفعہ 6 رستمبر 1997ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا کہ ''سید عبدالحئی صاحب میں مَیں نے یہ خوبی دیکھی ہے کہ جب بھی ان کو کوئی معین بات سمجھا دی جائے، خواہ وہ ذاتی علم نہ بھی رکھتے ہوں، ذاتی علم والوں کی تلاش کرتے ہیں اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اُن کو میں نے کسی کتاب کے متعلق ہدایت کی ہو اور بعینہٖ وہی چیز انہوں نے تیار نہ کی ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک گہری فراست حاصل ہے۔ بہت باریک بینی سے چیزوں کا مطالعہ کرتے ہیں''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 26 ستمبر 1997ء بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ جلد 48-83 نمبر 35 مورخہ 14 فروری 1998ء صفحہ 3 کالم 1)

پھر اب جب 2008ء میں مَیں نے ان کو کہا کہ روحانی خزائن کی کمپیوٹرائزڈ اشاعت ہونی چاہئے، پرنٹنگ ہونی چاہئے تو بڑی محنت سے انہوں نے اُس کام کو سرانجام دیا۔ اس سیٹ کا جو نیا کمپیوٹرائزڈ سیٹ چھپا ہے، اس کی بہت سی خصوصیات کے علاوہ عبدالحئی شاہ صاحب نے اس بات کا بھی خیال رکھا کہ یہ ایڈیشن روحانی خزائن کے سابقہ ایڈیشن کے صفحات کے عین مطابق رہے تا کہ جماعتی لٹریچر میں گزشتہ نصف صدی سے آنے والے جو حوالہ جات ہیں اُن کی تلاش میں سہولت رہے۔ اس کے علاوہ اس سیٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض مضامین، عربی نظمیں وغیرہ جو کسی وجہ سے پہلے نہیں شائع ہو سکی تھیں، وہ بھی اس میں شامل کی گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا اردو زبان میں جو قرآنِ کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے، اس کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اظہارِ تشکر کے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے کہ:

''قرآنِ کریم کا جو یہ ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے اس کی تیاری میں میرے ساتھ یہاں لندن سے علماء کی ایک ٹیم نے مسلسل کام کیا ہے۔ اسی طرح مرکزِ سلسلہ ربوہ میں بھی علماء کی ایک ٹیم مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب (ناظر اشاعت) کی قیادت میں ترجمہ پر نظرِ ثانی کر کے قیمتی مشوروں اور آراء سے میری معاونت کرتی رہی ہے۔ ان سب کی اگر اجتماعی مدد میرے ساتھ نہ ہوتی تو مجھ اکیلے کے لئے یہ کام ممکن نہیں تھا''۔

(قرآن کریم اردو ترجمہ از حضرت مرزا طاہر احمدؒ۔ زیر ''اظہارِ تشکر'' شائع شدہ۔ اسلام انٹرنیشنل پبلی کیشنز لمیٹڈ، یو۔ کے 2002ء)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1997ء کے اپنے ایک خط میں محضر نامہ جو شائع ہوا تھا اور اسمبلی میں پیش کیا گیا تھا، کے حوالے سے فرمایا کہ:

''محضر نامہ بہت اچھا شائع ہو گیا ہے۔ بہت خوشی ہوئی ہے۔ ماشاءاللہ آپ بہت محنت اور سلیقے سے کام کرتے ہیں''۔

(مکتوب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بنام مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب بتاریخ 14 اپریل 1997ء)

پھر ایک خط میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے شاہ صاحب کو لکھا کہ:

''آپ کی مرسلہ رپورٹ (93-5-10/562 تاریخ فلاں کو) موصول ہوئی۔ ماشاءاللہ بڑا بھرپور کام کر رہے ہیں اور بہت productive ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ واحد ناظر ہیں کہ جنہیں مفوضہ کاموں کے لئے کبھی یاد دہانی کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِکْ''۔ (آگے پھر خط ہے) (مکتوب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بنام مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب بتاریخ 9 جون 1993ء)

اللہ تعالیٰ نے اُن کو کام کرنے کی بڑی توفیق بھی عطا فرمائی۔ ان تمام تعریفی کلمات نے اُن میں مزید عاجزی پیدا کی اور محنت کی طرف مزید توجہ پیدا ہوئی۔ یہ نہیں کہ تعریفی کلمات ہو گئے ہیں تو پھر کام میں کمی آ جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو ملفوظات کی جلدیں ہیں اُن کو پاکستان میں دس سے پانچ میں تبدیل کیا گیا اور ان جلدوں میں موجود تمام قرآنی آیات، قرآنِ کریم کے حوالہ جات درج کئے گئے۔ حسبِ ضرورت نئے عناوین قائم کئے۔ قارئین کی سہولت کے لئے ہر جلد کے آخر میں مضامین، آیاتِ قرآنی، اسماء اور مقامات کے انڈیکس نئے سرے سے مرتب کئے گئے۔ لیکن اب پچھلے سال یا اسی سال کے جلسے پر جب آئے تو مَیں نے اُن کو کہا کہ پانچ جلدوں کے بجائے دوبارہ دس جلدوں میں اُس کو بدل دیں اور وہاں بھی اسی طرح پرنٹ ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ انہوں نے ہلکا سا بھی یہ اظہار نہیں کیا کہ اتنی محنت کر کے ہم نے اس کو پانچ جلدوں میں سمیٹا ہے اور اس طرح انڈیکس بنائے ہیں تو دوبارہ اس کو پھیلانے میں کچھ وقت ہو گی۔ بغیر کسی ہلکے سے بھی اظہار کے فوراً انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم اس کو دس جلدوں میں دوبارہ شائع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ملفوظات وہ کتابیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پر مشتمل ہیں۔ اس میں volume چھوٹا ہو جائے تو پڑھنے میں زیادہ آسانی ہو جاتی ہے۔ آدمی ہر وقت ساتھ سفر میں، چلتے ہوئے، لیٹے ہوئے کسی وقت بھی پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ چھوٹی جلد میں بہ نسبت بھاری جلد کے میرے خیال سے زیادہ فائدہ رہتا ہے اور پڑھنے میں آسانی رہتی ہے۔ تو بہرحال انہوں نے فوراً اس پر کام شروع کر دیا۔

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیر کبیر پر مشتمل علوم و معارف کا جو بیش بہا اور نایاب خزانہ ہے اس کی بہت سی مختلف جلدیں ہیں جو دس جلدوں کے ایک سیٹ کی شکل میں شائع شدہ ہیں۔ انہوں نے پڑھنے والوں کی سہولت کے لئے اُن کا بھی ایک بڑا comprehensive قسم کا انڈیکس بنا دیا ہے جس میں اسماء ہیں، جغرافیائی مقامات ہیں، حل لغات کے مکمل انڈیکس ہیں۔

آپ انجمن کی مختلف کمیٹیوں کے ممبر رہے۔ مشاورتی پینل شعبہ تاریخ احمدیت، مجلس افتاء، خلافت لائبریری کمیٹی، منصوبہ بندی کمیٹی، آڈیو وڈیو کیسٹس محفوظ کرنے کی کمیٹی، تبرکات کے محفوظ کرنے کی کمیٹی، صد سالہ خلافت جوبلی کمیٹی کے ممبر رہے۔ اسی طرح آپ کو اسیرِ راہِ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ الفضل بورڈ کے آپ صدر تھے۔

عبدالحئی شاہ صاحب اپنی پہلی ملاقات کا ذکر کرتے ہیں جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے کی۔ کہتے ہیں کہ حضور کی پُر رعب شخصیت اور شفقت کے تعلق میں یہ بات بھی مجھے یاد آئی ہے کہ جب حضور نے سلسلے کے بعض اہم کام میرے سپرد فرمائے تو پہلی محکمانہ ملاقات میں جب حضور نے خاکسار کو یاد فرمایا تو مَیں حضور کے سامنے گیا تو میرے ہاتھ فرطِ رعب سے لرز رہے تھے۔ حضور نے انتہائی ملاطفت سے خاکسار کو فرمایا۔ نروس ہونے کی کیا بات ہے؟ کام کو اچھی طرح مجھ سے سمجھ لیا کرو اور اُسے پوری محنت سے کرو۔ پھر میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا جس سے میری یہ حالت جاتی رہی۔ حضور اعتماد کرنے میں جلدی نہیں کرتے تھے اور جب حضور کسی پر اعتماد کر لیتے تھے تو پھر اُس کو بھرپور شفقت، رہنمائی اور عفو و درگزر سے نوازتے تھے اور نوازتے ہی چلے جاتے تھے۔ (ماخوذ از ماہنامہ خالد جلد 30 شمارہ 7-6 ''سیدنا ناصر نمبر'' اپریل مئی 1983ء صفحہ 156)

لکھتے ہیں کہ ایک مقدمہ کے سلسلے میں میری گرفتاری کے وارنٹ نکلے۔ (وہاں پاکستان میں رسالوں کے ایڈیٹرز اور پرنٹرز وغیرہ پر وارنٹ گرفتاری تو بہت سارے نکلتے رہتے تھے تو ان کے بھی وارنٹ گرفتاری نکلے)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو جب پتہ لگا۔ آپ نے اُن کو بلایا۔ ساتھ وکلاء کو بلایا۔ میٹنگ ہوئی۔ اُس کے بعد لکھتے ہیں کہ جب ہم چلے آئے تو حضور نے اپنے ایک بیٹے کو بھجوایا کہ عبدالحئی کو کہو: گھبرانا نہیں۔ مَیں اس کے لئے دعا کروں گا۔ (ماخوذ از ماہنامہ خالد جلد 30 شمارہ 7-6 ''سیدنا ناصر نمبر'' اپریل مئی 1983ء صفحہ 157)

آگے خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اُس بیٹے کا یہ حوالہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے جانے کے بعد مجھے بلا کر کہا کہ دیکھو! ابھی یہاں سے شاہ صاحب وغیرہ گئے ہیں۔ ایک کیس ہے انہوں نے لاہور یا اسلام آباد جانا تھا۔ ابھی گئے نہیں ہوں گے۔ اُن کو جا کر کہو کہ اُن کے جانے کے فوراً بعد پریشانی میں جب مَیں نے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ میری زبان پر جاری فرمائے کہ

''کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو''

(ماخوذ از ماہنامہ خالد جلد 30 شمارہ 7-6 ''سیدنا ناصر نمبر'' اپریل مئی 1983ء صفحہ 37)

اس لئے پریشانی کی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ چند دن میں (ان کے خلاف ایک بڑا خوفناک کیس بنایا

گیا تھا، بڑا سنگین قسم کا کیس تھا) وہ سب معاملہ ختم ہو گیا۔ تو اللہ تعالیٰ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو یہ بتانا، اس بات کی بھی سند ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں محترم شاہ صاحب کا شمار نیک بندوں میں ہوتا تھا جو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہتے ہیں۔ لیکن ایک اور موقع پر بعد میں اُن پر کیس ہوا تو اسیرِ راہ مولیٰ ہونے کا بھی اللہ تعالیٰ نے موقع عطا فرمایا۔

یہ کیس جو اُن پر بنایا گیا، یہ ایک پمفلٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس مصرعہ پر تھا کہ ’’یہی ہیں پنجتن جن پر بناہے‘‘ جو لجنہ کی طرف سے رسالے میں شائع ہوا تھا۔ جب یہ شائع ہوا تو اس پر سیکرٹری لجنہ، اُن کے کاتب محمد ارشد صاحب اور سید عبدالحئی شاہ صاحب پر یہ مقدمہ قائم کر دیا گیا اور عبدالحئی شاہ صاحب اور محمد ارشد صاحب کو کئی روز حوالات میں رکھا گیا اور ان پر مقدمہ کئی ماہ جاری رہا۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ جلد سوم صفحہ 534 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

ایک مربی صاحب نے لکھا کہ شاہ صاحب بتاتے ہیں شروع میں واقفِ زندگی کو الاؤنس بہت تھوڑا ملا کرتا تھا، جس سے گزارہ بڑی مشکل سے ہوا کرتا تھا تو اس پر میرے سُسر نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ تم دنیاوی لحاظ سے بھی بہت زیادہ پڑھے لکھے ہو اس لئے تم دنیا کی طرف چلے جاؤ۔ وہاں کیوں نہیں چلے جاتے؟ مَیں نے اُنہیں کہا (شاہ صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اُنہیں کہا کہ) مَیں نے دو معاہدے کئے ہوئے ہیں۔ ایک معاہدہ تو یہ شادی کا آپ کی بیٹی کے ساتھ ہے اور دوسرا خدا کے ساتھ وقفِ زندگی کا عہد ہے۔ اب آپ بتائیں کونسا عہد توڑوں؟ اور پھر کہتے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد مَیں نے اُن کو کہا کہ اگر پہلا عہد قائم رکھتے ہوئے دوسرے عہد کو توڑ دوں تو یہ کس طرح ہوگا؟ اس بات کو سُن کے اُن کے سسر خاموش ہو گئے اور آئندہ کبھی پھر اس موضوع پر بات نہیں کی۔ شاہ صاحب کہتے ہیں، خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے ساری زندگی بے حساب نوازا ہے۔ پرانے بزرگوں کی یہ بھی ایک نیک فطرت تھی کہ آپ کے سسر کو وقتی طور پر آپ کی حالت دیکھ کر جو ایک بشری تقاضا بھی ہے خیال آیا لیکن آپ کے جواب سے بالکل خاموش ہو گئے کہ خدا سے عہد توڑنے کا تو ایک احمدی کبھی تصور بھی نہیں کر سکتا اور اس سے شاہ صاحب کے توکل کا بھی پتہ چلتا ہے اور اُس وقت خدا تعالیٰ نے بھی آپ کے توکل اور عہد کی پابندی کے جذبات کو ایسا نوازا کہ کہتے ہیں پھر ساری زندگی کبھی مجھے کوئی تنگی نہیں ہوئی۔

اپنے ماتحتوں سے حسنِ سلوک اور جذبات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کے اکاؤنٹنٹ بتاتے ہیں کہ شاہ صاحب کے ساتھ پندرہ سال کام کیا ہے۔ مجھے سوائے ایک واقعہ کے اور کوئی موقع یاد نہیں جب آپ نے کبھی شدید غصے کا اظہار کیا ہو اور ہوا یہ تھا کہ کسی غلط فہمی کی بنا پر ہم نے ایک دفتر کو کچھ کتابیں محترم شاہ صاحب کو بتائے بغیر دے دی تھیں۔ جب کسی دوست نے محترم شاہ صاحب کو اس امر کے بارے میں بتایا تو شاہ صاحب نے شدید برہمی کا اظہار فرمایا اور شاہ صاحب کی ناراضگی کی وجہ سے میں دو دن تک آپ کے کمرے میں نہیں گیا۔ دو روز بعد آپ نے مجھے اپنے کمرے میں بلایا اور مسکرائے اور آپ کے سامنے بسکٹ وغیرہ پڑے ہوئے تھے وہ آپ نے مجھے دیئے۔

ایک اور ان کے مددگار کارکن محمد اقبال صاحب ہیں وہ لکھتے ہیں۔ کہ بیس سال کا عرصہ ہو گیا ہے ہمیشہ بیٹوں کی طرح ہمارے ساتھ سلوک رہا۔ کارکنان کے ساتھ ہمیشہ بہت پیار اور محبت کا سلوک رہا اور آپ کا رنگ حد درجہ درویشانہ تھا۔ اگر کسی کارکن کی مدد کرتے تو دوسرے کو اس کا علم بھی نہ ہونے دیتے۔ اسی طرح اگر اپنا ذاتی کام کرواتے تو باقاعدہ حق ادا کیا کرتے تھے۔ اسی طرح اگر کسی کارکن کے بچے کی شادی ہوتی تو جس حد تک مدد کر سکتے تھے آپ کیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ بھی بیشمار ضرورت مندوں کی مدد کرتے تھے۔

اُن کی وسعتِ علمی کے بارے میں عبدالمجید عامر صاحب جو ہمارے یہاں عربی ڈیسک کے ہیں، لکھتے ہیں کہ جب سے خاکسار نے روحانی خزائن کا ترجمہ شروع کیا ہے اُن کے ساتھ تعلق رہا۔ خاکسار کو بعض مشکل مقامات کے حل کے سلسلے میں اُن سے رہنمائی اور ہدایت کی ضرورت پڑتی تھی۔ محترم شاہ صاحب نے ہر دفعہ خندہ پیشانی سے نہایت محققانہ اور عالمانہ رنگ میں بروقت رہنمائی فرمائی۔ خاکسار کے تأثرات پر ان کا جواب ہمیشہ بہت مدلل اور تسلی بخش اور سوال کے تمام جوانب پر، ہر پہلو پر پوری طرح محیط اور ساتھ ہی شفقت اور اخلاقِ عالیہ کی چاشنی سے پُر ہوا کرتا تھا۔ اگر خاکسار کوئی تجویز پیش کرتا تو بڑی خندہ پیشانی سے اُسے قبول فرماتے۔ اُن کی شفقتوں کا یہ سلسلہ تادمِ آخر جاری رہا۔

مبشر ایاز صاحب لکھتے ہیں کہ جامعہ کی سالانہ کھیلوں پر تقسیمِ انعامات کے لئے سلسلہ کے بزرگوں میں سے بعض خصوصی مہمان بلائے جایا کرتے تھے۔ ایک سال جن بزرگ خادمِ سلسلہ کو بلایا گیا اُن کا تعارف کرواتے ہوئے مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ نے فرمایا کہ کام کرنے والے کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ کچھ تو وہ ہوتے ہیں جو ایک ہاتھ سے کام کرتے ہیں اور ایک ہاتھ سے تالی بجاتے رہتے ہیں یعنی اپنے کاموں کو مشہور کرتے رہتے ہیں۔ بتاتے بھی ہیں کہ ہم نے یہ کام کیا اور وہ کام کیا۔ کچھ وہ ہوتے ہیں جو دونوں ہاتھوں سے تالی بجا رہے ہوتے ہیں اور کام وام کچھ نہیں کر رہے ہوتے، شور شرابہ زیادہ ہوتا ہے، پراپیگنڈہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو دونوں ہاتھوں سے کام کرتے رہتے ہیں اور اُنہیں کوئی غرض نہیں ہوتی کہ اُن کے کام کو کوئی دیکھے اور اُن کی واہ واہ ہو۔ آج ایسے ہی خادمِ سلسلہ ہمارے مہمان ہیں یعنی سید عبدالحئی شاہ صاحب۔

تو یہ سو فیصد درست بات ہے۔ مَیں نے ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ بڑی خاموشی سے کام کرتے چلے جاتے تھے۔ بیمار تھے، پاؤں سوجے ہوتے تھے۔ ایک دن مَیں نے اُن کو پوچھا بھی کہ آپ کے پاؤں سوجے ہوتے ہیں، تکلیف نہیں ہوتی؟ تو انہوں نے کہا کہ مجھے تو کام کرتے وقت کبھی احساس نہیں ہوا، میں کام میں اتنا جُت جاتا ہوں کہ مجھے کچھ پتہ نہیں لگتا کہ کیا ہو رہا ہے۔ انجمن کے اجلاسوں میں مَیں نے دیکھا ہے بہت کم بولتے تھے لیکن جب بولتے تھے تو بڑی ٹھوس صائب رائے ہوتی تھی۔

پھر مبشر ایاز صاحب ہی لکھتے ہیں کہ خاکسار کو جب اُن کے کچھ قریب ہونے کا موقع ملا اور پھر کچھ عرصہ اُن کے نائب کے طور پر کام کرنے کا بھی موقع ملا تو اُنہیں واقعی ایسا ہی پایا۔ خاموش طبع، درویش صفت، انتھک محنت کرنے کے ساتھ ساتھ اور بھی بیشمار خوبیوں کا مالک پایا۔ دفتر آتے ہی کام میں گویا جُت جاتے تھے۔ پنجابی میں محاورہ ہے ’’سرُت کے‘‘ کام کرنا شروع کر دیتے تھے۔ دفتری خطوط سے لے کر روحانی خزائن اور قرآنِ مجید کی پروف ریڈنگ تک کا کام خود کرتے اور پھر اس خادم اور قابلِ رشک اور تقلید خادمِ سلسلہ کو کچھ پتہ نہ چلتا کہ کب چھٹی ہوئی ہے اور لوگ جا بھی چکے ہیں۔ کام کرتے کرتے پاؤں سوج جایا کرتے لیکن یہ اللہ کا بندہ کام کام اور صرف کام کرتا رہتا۔ بے غرض اور بے نفس اور ایک درویش صفت انسان تھے۔ بہت قریب سے خاکسار کو دیکھنے کا موقع ملا۔ دکھاوا اور نمود و نمائش تو چھو کر بھی نہیں گزری۔ حلیمی اور چشم پوشی انتہا کی تھی۔ سلسلے کی تاریخ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ اور مأخذ تھے۔ باوجود کثرتِ کار کے ہنس مکھ تھے۔ درویش طبع اور عجز و انکسار کے پتلے تھے۔ مَیں نے خود مشاہدہ کیا کہ سلسلے کے پیسے کو بہت احتیاط سے اور سوچ سمجھ کر بلکہ کئی دفعہ سوچ کر خرچ کرتے تھے۔ بہت احساس تھا کہ سلسلے کا پیسہ ضائع نہ ہو۔ اپنے کارکنان کے ساتھ ہمدردی اور ستاری اور حلیمی کا بہت زیادہ مادہ تھا۔ لمبا عرصہ بیمار رہے لیکن بیماری کو اپنے کام میں روک نہیں بننے دیا۔

پھر اُن کے ایک اور مربی صاحب لکھتے ہیں کہ ذات میں اَنا اور کبر کا ادنیٰ سا بھی شائبہ نہ تھا اور حقیقی طور پر ایک بے نفس، درویش صفت اور فرشتہ سیرت انسان تھے۔

ایک اور مربی صاحب لکھتے ہیں کہ جب روحانی خزائن کا کام ہو رہا تھا تو اُس وقت اس عاجز کو ایک واقعہ سے پتہ چلا کہ آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر کس قدر یقین ہے۔ وہ واقعہ اس طرح ہے کہ ہنری مارٹن کلارک والے مقدمے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر جگہ جج کا نام ڈگلس لکھا ہے، لیکن روحانی خزائن جلد 15 کتاب تریاق القلوب صفحہ 349 میں جج کا نام جے، آر، ڈریمنڈ اور جگہ کا نام پٹھانکوٹ لکھا ہے۔ اس کام کے لئے ریسرچ سیل اور تاریخ احمدیت والوں کو بھی لکھا گیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ دونوں کی رائے یکساں تھی کہ سہو کتابت ہے۔ لیکن مکرم شاہ صاحب کی رائے یہ تھی کہ اتنی بڑی سہو نہیں ہو سکتی اور آپ نے اس کے اوپر کوئی حاشیہ نہ دیا اور اس کو اسی طرح رہنے دیا۔ لیکن جب روحانی خزائن جلد 18 میں نزول المسیح کے اوپر کام ہو رہا تھا تو وہاں صفحہ 578 میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے ’’عبدالحمید دوبارہ ڈیڑھ سال بعد پکڑا گیا تو اُس سے وہی بات دوبارہ پوچھی گئی تو وہ اپنے بیان پر قائم رہا کہ مَیں نے عیسائیوں کے سکھلانے پر کہا تھا‘‘ (یعنی دوسری دفعہ جب پکڑا گیا تو اس وقت جج دوسرا تھا جس کا وہ نام تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا، نہ کہ پہلی دفعہ)۔ پھر لکھتے ہیں کہ شاہ صاحب کبھی بے چین نہیں ہوتے تھے اور ہمیشہ اپنے کارکنان کے ساتھ محبت کا سلوک کرنے والے تھے۔

خلافت لائبریری ربوہ کے لائبریرین صاحب لکھتے ہیں کہ بہت ہی نافع الناس وجود تھے۔ خاکسار نے دیکھا ہے کہ وہ سلسلے کا کام بہت محنت اور لگن سے کرتے۔ اپنی بیماری کے باوجود پورا وقت کام کرتے رہتے۔ ہمیشہ اُن کے پاؤں سوجے رہتے تھے۔ اُن کو بیماری تھی۔ تکلیف تھی۔ دل کی تکلیف بھی تھی۔ لکھتے ہیں کچھ ماہ قبل براہین احمدیہ کے ایڈیشن چیک کرنے سے متعلق ایک کام لندن سے آیا تھا (مختلف ایڈیشنز جو تھے اُن کو چیک کرنے کے لئے مَیں نے ایک کام سپرد کیا تھا) تو محترم شاہ صاحب نے خاکسار کو پیغام بھیجا (لائبریرین صاحب کو) کہ جتنے ایڈیشن براہین احمدیہ کے تھے اُن کو ایک کارٹن میں ڈال کر اکٹھے کر لیں۔ کہتے ہیں مَیں نے سب ایڈیشن اکٹھے کر کے ایک کارٹن میں ڈال دیئے اور پوچھا کہ چیک کروانے کے لئے لے آؤں؟ تو کہنے لگے: کیوں تکلیف کرتے ہو میں خود آجاتا ہوں۔ اور اس کے باوجود کہ چلنا مشکل تھا۔ لائبریری خود تشریف لائے اور براہین احمدیہ کے سارے ایڈیشن چیک کئے۔ کہنے لگے کہ پرانے ایڈیشن میں سے کوئی ضائع نہ ہو جائے اس لئے مَیں نے مناسب سمجھا کہ آکر خود چیک کرلوں اور پھر کئی گھنٹے لگا کر خود چیک کئے۔

ہمارے عربی ڈیسک کے محمد احمد نعیم صاحب لکھتے ہیں کہ تفسیر کبیر کا تفصیلی انڈیکس تیار کرنا جب کہ کمپیوٹر بھی نہیں ہوتا تھا بہت محنت طلب اور باریک بینی کا متقاضی تھا جو آپ نے بڑی محنت سے تیار کیا۔ پھر آپ کی انکساری یہ ہے کہ موجودہ روحانی خزائن میں کئی ایک پرنٹنگ کی غلطیاں رہ گئی ہیں اور ترجمے کے دوران جب بھی ان سے رابطہ کیا تو انہوں نے جہاں غلطی تھی بڑے حوصلے سے اعتراف کیا اور جہاں کوئی وضاحت ہو سکتی تھی مناسب وضاحت کی اور بہت جلد ایسے استفسارات کا جواب موصول ہو جاتا تھا۔ بڑی محنت سے انہوں نے پروف ریڈنگ بھی کی تھی لیکن بشری تقاضے کے تحت غلطیاں پھر بھی رہ جاتی ہیں اور اس کا ان کو صدمہ بھی بڑا تھا کہ اتنا خوبصورت پرنٹ شائع ہوا ہے تو اس میں غلطیاں نہیں رہنی چاہئے تھیں۔

ہمارے ایک مربی سلسلہ کلیم احمد طاہر صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے گیارہ سالوں میں آپ کو ہمیشہ کام میں ہی مصروف پایا۔ بہت ہی خاموش خدمت گزار تھے اور ہر کام بہت محنت اور ذمہ داری سے کرتے تھے۔ حیرت ہوتی تھی کہ اس عمر میں بھی ماشاء اللہ اتنا کام کرتے ہیں۔ پھر دفتر ٹائم کے بعد شام کو عربک بورڈ کے اجلاسات میں شامل ہوتے۔ آپ نے روحانی خزائن کے کام کے دوران ہر کتاب کا ایک ایک پروف خود لفظاً لفظاً پڑھا ہے۔

غرضیکہ بہت علمی آدمی تھے اور بڑی محنت کرنے والے واقفِ زندگی تھے۔ اپنے پرانے مبلغین کو بتایا کرتے تھے کہ صدر انجمن احمدیہ کا میں نے وہ زمانہ بھی دیکھا ہے جب بہت سادگی تھی اور کفایت شعاری کی وجہ سے بہت سی سہولتیں جو غیر ضروری سمجھی جاتی تھیں وہ نہیں ہوتی تھیں اور چھت کی طرف اشارہ کر کے کہتے تھے کہ اب تو ہر جگہ بجلی کے پنکھے چل رہے ہیں۔ یہاں جو یہ ایک پائپ لگا ہوا ہے پرانے دفتر میں اس پر ایک پنکھا ہوتا تھا جس کے ساتھ رسّی ہوتی تھی۔ جب ہوا کی ضرورت ہوتی تو اُس رسّی کو ہلا لیا کرتے تھے۔ کوئی بجلی نہیں تھی۔ کوئی کچھ سہولت نہیں تھی۔

انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مقبوضہ کشمیر کے کسی علاقے میں اُن کو ایک پیغام پہنچانے کے لئے بھیجا۔ راولپنڈی پہنچے تو دیکھا کہ کوئی سواری نہیں تھی۔ اگر کسی سواری کا انتظام کرتے تو دیر ہو جاتی اور خلیفۃ المسیح کے حکم کی تعمیل کو اول وقت میں کرنے کی غرض سے آپ راولپنڈی سے پیدل ہی روانہ ہو گئے اور واپسی بھی پیدل کی اور حضور کا پیغام متعلقہ جگہ بخوبی پہنچا دیا۔

آپ نے ایک بچی بھی پالی ہوئی تھی جس کا مربی کے ساتھ بیاہ کیا اور اُس کو بچوں کی طرح رکھا اور ہمیشہ بعد میں بھی اُس کا حال پوچھتے رہتے، اظہار کرتے رہتے، تحفے تحائف بھیجتے تھے۔ گھر میں بیوی بچوں کے ساتھ بڑا اچھا سلوک تھا۔ بچے کہتے ہیں کبھی اونچی آواز میں ہم نے اُن کو بولتے یا ڈانٹتے نہیں سنا۔ بچوں کی عزتِ نفس کا بہت خیال کرتے تھے۔ بہت اعلیٰ انداز میں تربیت کی۔ زندگی کے ہر عمل میں سادگی کا پہلو نمایاں تھا۔ خود نمائی سخت ناپسند تھی۔ ہر عمل میں صبر کی اعلیٰ مثال تھے۔ کبھی اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے تھے چاہے بیماری ہو یا کوئی اور پریشانی ہو۔ اس قدر صبر تھا کہ آپ کی والدہ جو مقبوضہ کشمیر میں تھیں اُن کی وفات کی خبر جب بذریعہ خط ملی تو بڑے صبر سے اس صدمے کو برداشت کیا اور کئی دن کسی سے ذکر بھی نہیں کیا۔

مہمان نوازی بہت زیادہ تھی۔ جلسہ سالانہ پر کشمیر سے مہمان آیا کرتے تھے تو سارا گھر اُن کو دے کر خود اپنے بچوں سمیت ایک سٹور میں چلے جایا کرتے تھے۔ اور وقف کے عہد کو نبھانے کی کوشش میں ہر وقت کوشاں رہتے تھے۔ آخری وقت تک اس بارے میں متفکر رہے۔ آخری چند سالوں میں کئی دفعہ اپنے بچوں کے پاس بیرونِ ملک تشریف لے گئے۔ ان کے بچوں میں تقریباً سارے بیٹے ان کے باہر ہی ہیں۔ بڑے بیٹے ان کے احمد یحییٰ صاحب ہیں جو Humanity first کے چیئرمین بھی ہیں۔ جب بچوں کے پاس آتے تھے تو عزیزوں نے اور بچوں نے اصرار کیا کہ یہیں رہ جائیں تو فرماتے تھے کہ مَیں نے زندگی وقف کی ہے۔ کچھ تھوڑا سا وقت وقف نہیں کیا۔ آپ کے پاؤں میں بہت تکلیف تھی اور ہر وقت سوجن رہتی تھی جیسا کہ مَیں نے بتایا۔ اس کے باوجود باقاعدہ دفتر جاتے تھے اور اپنے کام میں حرج نہ ہونے دیتے تھے۔ آخری بیماری میں پانچ دفعہ ہسپتال گئے لیکن ہر دفعہ ڈاکٹر سے یہی سوال ہوتا تھا کہ مَیں دفتر کب جا سکوں گا۔ وفات سے دو تین دن پہلے دفتر گئے۔ وہاں بیٹھے کام کر رہے تھے کہ اس دوران میں ان کو تکلیف ہوئی ہے اور پھر وہاں سے بارہ بجے چیک اپ کے لئے گئے تو ڈاکٹروں نے داخل کر لیا۔ وہاں بھی بیڈ پر لیٹے ہوئے دفتر کا کام چیک کیا کرتے تھے۔ کارکنان کاغذات لے آتے تھے اور کام کرتے رہتے تھے۔ آخری دن کہا کہ دعا کریں اور اللہ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اُن کو پتہ لگ گیا تھا کہ اُن کی وفات کا وقت قریب ہے تو کہنے لگے کہ میری فلائٹ کا وقت ہو گیا ہے۔ جو بھی فیکس یہاں سے جاتی تھی ہمیشہ اپنے ہاتھ سے اُس کا جواب دیا کرتے تھے۔ اب تک جو اُن کا آخری خط بھی مجھے آیا، وہ بھی اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا تھا کسی کلرک سے نہیں لکھوایا اور نہ ہی کمپوز کرواتے تھے اور آرام آرام سے بڑا خوبصورت لکھتے تھے۔ حالانکہ کمزوری کی وجہ سے اُن کے ہاتھ بھی کانپتے تھے لیکن پھر بھی بڑا وقت لگا کر لکھا کرتے تھے۔ 14 دسمبر کو ساڑھے گیارہ بجے تک دفتر میں رہے اُس کے بعد وفات ہوئی جیسا کہ میں نے بتایا کہ آپکی خواہش یہی تھی کہ آپ کی وفات دفتر میں ہی ہو۔ ہسپتال میں یہ فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ روحانی خزائن کی تمام غلطیوں کا کام مکمل کر کے اس فرض سے فارغ ہو جاؤں لیکن اس بات کی مہلت نہیں ملی۔

ایک مربی سلسلہ جو نظارتِ اشاعت میں ہیں لکھتے ہیں کہ عبدالحیٔ شاہ صاحب کے ہم زلف نے اُنہیں بتایا کہ 17 دسمبر کو شاہ صاحب نے خواب دیکھا کہ ان کی اہلیہ آئی ہیں اور انہوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے ابھی تک ٹکٹ نہیں لیا۔ شاہ صاحب نے کہا کہ ابھی تک نہیں لیا۔ کچھ وقفے کے بعد دوبارہ شاہ صاحب نے اپنی اہلیہ سے کہا کہ ہاں مَیں نے ٹکٹ بھی لے لیا ہے اور بورڈنگ بھی ہو گئی ہے۔

جس روز محترم شاہ صاحب کی وفات ہوئی اس دن صبح دس بجے کے قریب اُن کے دوست ہسپتال میں شاہ صاحب کی عیادت کے لئے گئے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ڈاکٹروں نے یہ کہا ہے کہ ہم نے جو کوشش کرنی تھی وہ کر لی ہے۔ اس کے بعد شاہ صاحب نے اپنے بیٹے عمران کو بلایا اور ہلکا سا کہا کہ فلائٹ آ گئی ہے۔ بیٹے کو سمجھ نہ آئی اور بات سمجھنے کے لئے قریب ہوا لیکن اس کے بعد وفات ہو گئی۔ کوئی بات نہ کر سکے۔

تو یہ خادم سلسلہ آخر دم تک سلسلہ کے لئے وقف رہا اور حتی المقدور سلسلے کے کام کو ہر دوسری بات پر ترجیح دی۔ شاہ صاحب نے دینی علم حاصل کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی کتب پڑھیں تو اُن پر عمل بھی کیا۔ صرف علم ہی حاصل نہیں کیا جیسا کہ مختلف احباب نے بیان کیا ہے اور مَیں نے بتایا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی ہمیشہ کوشش کی۔ جب میں ناظرِ اعلیٰ تھا تو اس وقت وہ ناظر اشاعت تھے۔ اُس وقت بھی مَیں نے اُن کو کامل اطاعت کرنے والا پایا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ردا مجھے پہنائی تو شاہ صاحب کو اخلاص و وفا میں پہلے سے بھی بہت زیادہ بڑھا ہوا پایا اور یقیناً ہونا بھی یہی چاہئے تھا کہ خلافت سے ایک اَور تعلق ہوتا ہے۔ بیعت کی روح کو سمجھنے والے اور اپنی تمام تر طاقتوں سے اُس کا حق ادا کرنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور خلیفہ وقت کو اور خلافتِ احمدیہ کو ہمیشہ ایسے جانثار اور خدمت کرنے والے سلطانِ نصیر اللہ تعالیٰ عطا فرماتا رہے۔ (آمین)

ابھی جمعہ کی نماز کے بعد ان کی نمازِ جنازہ انشاء اللہ پڑھاؤں گا۔ اس کے ساتھ ہی چند جنازے اور بھی ہیں۔

پہلا ہے امتیاز بیگم صاحبہ کا جو مکرم محترم مولانا محمد منور صاحب مرحوم جو ایسٹ افریقہ میں مبلغ رہے ہیں، اُن کی اہلیہ تھیں۔ 15 دسمبر کو اُن کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ 1936ء میں آپ پیدا ہوئی تھیں اور 24 نومبر 1952ء کو ان کی شادی مولانا محمد منور صاحب سے ہوئی تھی۔ آپ مولوی صاحب کی دوسری اہلیہ تھیں اور شادی کے وقت سے لے کے جب تک مولوی محمد منور صاحب ریٹائر ہو کے میدانِ عمل سے واپس آئے، سوائے تین چار سال کے باقی سارا عرصہ مرحومہ کو اپنے بزرگ واقفِ زندگی خاوند کے ساتھ کینیا، تنزانیہ، فلسطین اور نائیجیریا میں خدمت کی توفیق ملی۔ مولوی محمد منور صاحب نے اپنی کتاب ''ایک نیک بی بی کی یاد میں'' اپنی دونوں بیویوں کے آپس کے سلوک کی بہت تعریف فرمائی ہے اور اس کتاب کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی بڑی تعریف فرمائی تھی کہ اس طرح رہنا چاہئے۔ مولانا محمد منور صاحب کی پہلی بیوی کو یہ (دوسری بیوی جو تھیں جن کی وفات ہوئی ہے) ہمیشہ آپا کہہ کر بلایا کرتی تھیں۔ کبھی ان کے لئے سوت یا سوکن کا لفظ استعمال نہیں کیا اور نہ ہی کبھی منفی رویہ اور سلوک روا رکھا۔ دونوں بیویوں کا آپس میں بڑا ہی اچھا سلوک تھا۔ دونوں ایک دوسرے کی اولاد کا اتنا خیال رکھا کرتی تھیں کہ لوگ اُن کے بچوں سے پوچھا کرتے تھے کہ ان دونوں میں سے آپ کی حقیقی والدہ کون سی ہیں۔ دوسروں کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کئی مرتبہ اپنی پنشن کی رقم نکلوا کر اور بعض اوقات قرض لے کر بھی دوسروں کی مدد کیا کرتی تھیں۔ آپ کے بیٹے مبارک احمد طاہر صاحب ہیں جو سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ ہیں۔ یہ بتاتے ہیں کہ خدمتِ دین کا شوق رکھنے والی، بڑی نڈر، بہادر اور بہت جرأت مند خاتون تھیں۔ احمدی اور غیر احمدی سب کی یکساں مدد کیا کرتی تھیں۔ یہ جو مبارک احمد طاہر صاحب ہیں یہ پہلی والدہ سے ہیں۔ مولانا محمد منور صاحب کی یہ اہلیہ جو اَب فوت ہوئی ہیں، اس والدہ سے ان کی بہن ہے۔ ان سے ایک بیٹی امۃ النور طاہرہ صاحبہ ہیں جو عبدالرزاق بٹ صاحب مبلغ سلسلہ کی اہلیہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نیکیاں ان کی اولادوں میں بھی جاری فرمائے۔

اگلا جو وفات کا اعلان ہے وہ سسٹر زینب وسیم صاحبہ بنت مکرم کمال الدین کالو صاحب آف یو۔ایس۔اے کا جنازہ ہے جو 6 دسمبر کو تراسی سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے صدر لجنہ کلیولینڈ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت نیک اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں، لوکل امریکن تھیں۔ ان کے میاں اور دو بیٹے یادگار ہیں۔

پھر اگلا جنازہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کیلگری کا ہے۔ جن کی اکسٹھ سال کی عمر میں کینسر سے وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نہایت نیک، نمازوں کی پابند، تہجد گزار، متقی خاتون تھیں۔ عمرہ کی سعادت ملی۔ قرآنِ کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو بیحد لگاؤ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

اگلی وفات یافتہ ہیں سیدہ وسیمہ بیگم صاحبہ بنت حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب مرحوم جو امریکہ میں ہیں۔ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے سب سے بڑے ماموں تھے، یہ اُن کی بڑی بیٹی ہیں۔ چوراسی سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے اور ماشاء اللہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ہر خطبہ کے بعد ان کا مجھے فون بھی آیا کرتا تھا اور خاص طور پر مجھے بھی دعا کے لئے کہنا، اپنے بچوں کے لئے کہنا کہ صحیح رستے پر قائم رہیں۔ ان کے بیٹے ندیم فیضی صاحب امریکہ کی ایک جماعت کے صدر جماعت بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور نیکیاں بچوں میں قائم رکھے۔

اگلا جنازہ میاں عبدالقیوم صاحب ابن مکرم میاں وزیر محمد صاحب کوئٹہ کا ہے۔ 6 دسمبر کو ان کی اٹھاسی


Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI

House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ان کو والہانہ عشق تھا، خلافت سے بڑا تعلق تھا۔ ان کا نکاح حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھایا تھا اور وکیل کے فرائض بھی حضرت مصلح موعود نے خود انجام دیئے تھے۔

پھر محمد مصطفیٰ صاحب حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی کے ہیں۔ 27/ستمبر کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 1971ء میں احمدیت قبول کی تھی، خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ احمدی ہونے پر آپ کو بہت سے مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بھائیوں نے گاؤں والوں کے سامنے باندھ کر تشدد کا نشانہ بنایا۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل آپ کا شمار بھی احمدیت کے شدید معاندین میں ہوتا تھا مگر احمدی ہونے کے بعد آپ کی کایا پلٹ گئی اور جماعت کے ساتھ آپ نے ہمیشہ اخلاص اور وفا کا تعلق رکھا۔ آپ کو اپنے حلقے میں بطور سیکرٹری تعلیم القرآن، مربی اطفال، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور معلم مقامی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ بے شمار اطفال، انصار، ناصرات اور لجنہ کو قرآنِ کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ قرآنِ کریم کا بیشتر حصہ حفظ تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا نوید مصطفیٰ مربی سلسلہ یادگار چھوڑے ہیں۔

پھر ملک نذیر احمد صاحب آف چکوال ہیں۔ 21/جولائی کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ انہوں نے درخواست کی تھی کہ جنازہ غائب پڑھایا جائے۔ حضرت ملک کرم دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ 1930ء میں ان کے والد انہیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خدمت کے لئے قادیان چھوڑ گئے جہاں آپ سترہ سال رہ کر بھرپور خدمت سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم موصی تھے، انتہائی مخلص اور خلافت سے بے پناہ عشق کرنے والے تھے۔

پھر فتح محمد خان صاحب ہیں۔ ان کی 28 نومبر کو وفات ہوئی ہے۔ بڑے نیک، شریف النفس انسان تھے۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے مکرم حافظ برہان محمد صاحب واقفِ زندگی جامعہ احمدیہ میں استاد ہیں اور ایک داماد میر عبدالرشید تبسم صاحب مرحوم مربی سلسلہ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر، ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ نیکیوں پر قائم رکھے اور اخلاص و وفا سے جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا نمازوں کے بعد ان سب کی نمازِ جنازہ غائب ادا کی جائے گی۔ ☆☆☆

## مکرم ومحترم سید عبدالحی صاحب

فلک نے علم و حکمت کا زمیں پر اِک جہاں دیکھا
سمندر کی طرح خاموش بحرِ بیکراں دیکھا
بہت عرصہ گذارا میں نے ان کے ساتھ کاموں میں
سدا شفقت، محبت اور اُلفت کا سماں دیکھا
مواقع گفتگو کے ہوں، شگفتہ باتوں میں اکثر
ظرافت کو سدا ان کی طبیعت میں عیاں دیکھا
ضرورت مند ہو، ماتحت ہو یا اَور کوئی ہو
سبھی کے واسطے ہردم شفیق و مہرباں دیکھا
خلافت کے اشاروں کو بہت خوبی سے سمجھا تھا
خلافت کے تقاضوں کا ہمیشہ پاسباں دیکھا
اطاعت کا مرقع نیز اخلاص و محبت سے
امورِ سلسلہ میں صاحبِ قلبِ تپاں دیکھا
ملا صبر جمیل ایسا کہ غم کے کوہساروں میں
ہمالہ سے بھی اِک مضبوط دل مثلِ چٹاں دیکھا
محبت کے بکھیرے پھول اس دنیا کی محفل میں
دیارِ مہر و اُلفت میں سبھی کا دلستاں دیکھا
نکالو جو بھی پہلو سادگی کا اُس کا مظہر تھے
ہمیشہ خاکساروں کا امیرِ کارواں دیکھا
لب و لہجہ میں نرمی اورشرافت اور حلاوت تھی
سبھی سے گفتگو میں آپ کو شیریں زباں دیکھا
جدھر تشریف لے جاتے اُدھر خوشیاں بکھر جاتیں
بہاروں کو سہانے راستوں پر گلفشاں دیکھا
دہر میں چلچلاتی دھوپ ہو یا خوف کے سائے
سروں پر آپ کو ہم نے سدا اِک سائباں دیکھا

(از طاہر محمود احمد مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ) مورخہ 24 دسمبر 2011

## ضروری اعلان بسلسلہ Live خطبہ جمعہ

## حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جیسا کہ احباب جماعت جانتے ہیں کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ مسجد بیت الفتوح لندن سے ٹھیک شام ساڑھے چھ بجے براہ راست نشر ہوتا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ جو وقت کے مناسب حال بھرپور روحانی غذا ہوتا ہے اور اخلاقی و روحانی صحت کیلئے بیحد ضروری ہے۔ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ ہماری نسلوں کیلئے بھی ایک بیش قیمت روحانی غذا ہے۔

یہ خطبہ جمعہ براہ راست ہندوستانی وقت کے مطابق ساڑھے چھ بجے نشر ہوتا ہے اور پھر جمعہ کے روز ہی رات 9.00 بجے کے بعد پھر رات کو ہی 12.00 بجے کے بعد اور ہفتہ کے روز فجر کے بعد نشر ہوتا ہے بعد ازاں دوران ہفتہ مختلف اوقات میں بھی نشر ہوتا رہتا ہے۔ جن بھائی بہنوں کو لائیو خطبہ جمعہ کے ٹیلی کاسٹ ہوتے وقت کوئی مجبوری ہو وہ اگرچہ اس کو دوسرے اوقات میں بھی سن سکتے ہیں۔ لیکن لائیو خطبہ جمعہ کی برکات اپنی جگہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب خطبہ کے لئے تشریف لاتے ہیں تو حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ دیتے ہیں اور پھر خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل بھی السلام علیکم کی دعا دیتے ہیں جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ان تمام احمدی بھائیوں کیلئے برکتوں اور رحمتوں سے بھرپور تحفہ ہوتا ہے۔ جو ہوا کی لہر کی طرح ہر اس انسان پر خدا کی رحمتیں نازل کرتا ہے جو اس وقت گھر میں مسجد میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ سن رہا ہوتا ہے۔ دوسرے گھر میں یا مسجد میں لائیو خطبہ جمعہ کا اہتمام جبکہ سب بھائی اکٹھے ہو کر اپنے امام کا خطبہ ہمہ تن گوش ہو کر سن رہے ہوتے ہیں اور ان نصیحتوں کے مطابق خود کو تیار کر رہے ہوتے ہیں ایک عجیب جماعتی کیفیت رکھتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پوری قوم کی قوم علیٰ حسب مراتب روحانی زندگی حاصل کر رہی ہوتی ہے۔ اور یہی وہ نکتہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ یاایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (انفال ۲۵) کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی باتوں کا جواب دیا کرو جب وہ تم کو روحانی طور پر زندہ کرنے کیلئے بلائیں۔

لہٰذا تمام زونل امراء کرام/مقامی امراء/صدران جماعت صاحبان و ذیلی تنظیموں کے عہدیداران اور تمام مبلغین و معلمین کرام سے نہایت درد بھرے دل کے ساتھ درخواست ہے کہ دل و جان سے کوشش کریں کہ کوئی بھی احمدی مرد یا عورت اس روحانی مائدہ سے محروم نہ رہے بلکہ ہمارا فرض ہے کہ ہم کوشش کریں کہ اپنے ایم ٹی اے سینٹر پر اور گھروں میں غیر احمدی بھائیوں کو بھی دعوت دیں تا کہ وہ اس روحانی غذا سے فیضیاب ہو کر امام وقت کے دامن عاطفت میں پناہ لینے والے بن جائیں۔

اسی طرح یہ بھی کوشش کریں کہ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے حضور انور کے لائیو و دیگر پروگرام نیز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس عرفان درس القرآن کے علاوہ اُردو پروگرام راہ ہدیٰ انگلش پروگرام Faith Matter خاص طور پر سنے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایم ٹی اے کے روحانی مائدہ سے فیضیاب ہونے اور دوسروں کو فیضیاب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

## ضرورت ہے

دارالتبلیغ کاٹھمنڈو (نیپال) میں جماعتی اکاؤنٹ کو انگریزی میں Maintain کرنے اور ہر ماہ کے بل ہائے عملہ وسائر تیار کرنے کیلئے کمپیوٹر سافٹ ویئر میں مہارت رکھنے والے ایک تجربہ کار B.Com کارکن کا درجہ اول گریڈ میں تقرر کیا جانا مقصود ہے۔ خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھنے والے احمدی نوجوانوں کیلئے یہ ایک نادر موقعہ ہے ان شرائط پر پورا اترنے والے امیدواران اپنے تعلیمی سٹیٹس اور میڈیکل فٹنیس سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول کے ساتھ اپنی درخواستیں مقامی امیر یا صدر اور زول امیر کی تصدیق وسفارش کے ساتھ مورخہ 15 مارچ 2012ء تک وکالتِ علیاء تحریک جدید قادیان کو بھجوا دیں تا سلیکشن کی کاروائی مکمل کی جاسکے۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)


**NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز**

***Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments***

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

**Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233**

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھراپردیش

**محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں**

**تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے**

فون نمبر: 0924618281,04027172202

09849128919, 08019590070

# خطبہ جمعہ

**وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا یقیناً اُن کا ایک مقام ہے اور ان میں سے ہر ایک ہمارے لئے ایک نمونہ ہے جن کی نیکی، تقویٰ اور پاک تبدیلیوں کا معیار یقیناً قابلِ تقلید ہے۔**

**حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف صحابہ کی نہایت دلچسپ، ایمان افروز روایات کا روح پرور تذکرہ۔**

مکرم جمال الدین صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی وفات، مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 / دسمبر 2011ء بمطابق 30 / فتح 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

’’صحابہؓ کی جماعت اتنی ہی نہ سمجھو جو پہلے گزر چکے بلکہ ایک اور گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ذکر کیا ہے۔ وہ بھی صحابہؓ ہی میں داخل ہے جو احمدؐ کے بروز کے ساتھ ہوں گے‘‘۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام احمد بھی ہے اور آپ کا بروز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔) آپ فرماتے ہیں۔ ’’چنانچہ فرمایا۔ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ(الجمعۃ:4) یعنی صحابہؓ کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو بلکہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کی جماعت بھی صحابہؓ ہی ہوگی‘‘۔ (یعنی وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ کی بیعت کی۔ آپ کی صحبت سے مستفیض ہوئے۔ پھر اپنے ایمان وایقان میں ترقی کی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ جماعت بھی صحابہ کی ہوگی)۔ آپ مزید فرماتے ہیں کہ ’’اس آیت کے متعلق مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ کی جماعت ہے۔ مِنْھُم کے لفظ سے پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ صحابہؓ ہی کی طرح ہوگا‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 431 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض پایا یقیناً اُن کا ایک مقام ہے اور ان میں سے ہر ایک ہمارے لئے ایک نمونہ ہے جن کی نیکی، تقویٰ اور پاک تبدیلیوں کا معیار یقیناً قابلِ تقلید ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان صحابہ کی زندگی کے بعض واقعات ہم تک پہنچے ہیں۔ پھر ان صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجالس کے واقعات اور کیفیات بھی ہم تک پہنچی ہیں۔ صحابہ کی روایات کا مَیں وقتاً فوقتاً ذکر کرتا رہتا ہوں۔ آج بھی مَیں چند ایسے واقعات یا روایات پیش کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تربیت کی وجہ سے، اُس نور کی وجہ سے جو آپؑ نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا، اللہ تعالیٰ نے آپ کے صحابہ کی ایسی کایا پلٹی کہ ہر ایک، ایک عجیب شان رکھنے والا بن گیا۔ چاہے وہ غریب تھا یا امیر تھا، پڑھا لکھا تھا یا اَن پڑھ تھا، سب کے سب ہمیں ایک غیر معمولی رنگ میں رنگین نظر آتے ہیں۔ توکّل ہے تو وہ اپنی ایک شان رکھتا ہے۔ خدمتِ دین کا جذبہ ہے تو وہ بے لوث اور عجیب شان والا ہے۔ قرآنِ کریم سے تعلق ہے تو اُس میں بھی گہرائی ہے، ایک محبت ہے، ایک پیار ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ کا خود اُن کو قرآن سکھانا اور اُن کے دل و دماغ کو وہ عرفان عطا کرنا جو اُن کے خدا تعالیٰ سے خاص تعلق کی نشاندہی کرتا ہے یہ بھی اُن کا خاصہ ہے۔ اور پھر اسی طرح دوسرے معاملات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اُن سے ہر معاملے میں ایسا سلوک ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب پانے والوں سے ہی خدا تعالیٰ روا رکھتا ہے۔ پھر ان روایتوں میں ہمیں اپنے صحابہ کی مجالس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان کو مسائل کے حل کا طریق سکھانا۔ یہ بتانا کہ فوری طور پر مختصر فقروں میں کس طرح جواب دینا ہے۔ مختصر فقروں میں ایسی تربیت جس سے مقابل کا دلائل و براہین سے مقابلہ کر سکیں۔

پس بہت ہی خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو سال بعد اس غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کا زمانہ پایا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا مَیں رجسٹر روایاتِ صحابہ سے بعض روایتیں آج بھی پیش کروں گا۔

حضرت مولوی صوفی عطا محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اخبار میں یہ پڑھا کہ حضرت اقدسؑ جہلم تشریف لا رہے ہیں مگر مجھے تو جہلم جانے کی بھی اجازت نہ مل سکتی تھی۔ ملازم تھے۔ مگر مَیں بہت بیقرار تھا۔ گھر والوں کو میں نے کہا کہ کل اتوار ہے اور حضرت اقدسؑ جہلم تشریف لائے ہیں۔ آپ کسی کو بتائیں نہیں۔ مَیں جاتا ہوں۔ وقت گاڑی کا بالکل تنگ تھا اور تین میل پر سٹیشن تھا۔ رستہ پہاڑی (اور) رات کا وقت۔ دن کو بھی لوگوں کو اس طرف پر چلنا مشکل تھا (لیکن ایک لگن تھی رات کے وقت ہی آپ نکل پڑے)۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے خدا پر توکل کیا اور چل پڑا۔ (اور) اتفاق سے کوئی بتّی تمام راستہ میرے آگے چلتی گئی۔ شاید کوئی اور آدمی بھی کہیں جا رہا ہوگا۔ (اور) خدا خدا کر کے پہاڑی رستہ دوڑتے ہوئے طے کیا۔ (فرماتے ہیں کہ کوئی بتی آگے چل رہی تھی شاید کوئی انسان جا رہا ہو لیکن اللہ پر توکل کر کے چلے تھے، مسیح ومہدی کو ملنے کے لئے جا رہے تھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہی انتظام فرمایا تھا کہ آگے آگے ایک بتی چلتی گئی اور دوڑتے ہوئے وہ رستہ طے کر لیا)۔ کہتے ہیں جب (مَیں) اسٹیشن پر پہنچا تو گاڑی بالکل تیار تھی۔ ٹکٹ لیا اور جہلم پہنچا۔ حضور کی زیارت سے مشرف ہوا۔ وہاں ایک سیٹھ احمد دین تھے۔ انہوں نے کہا کہ لطف تب ہے کہ آپ آج کوئی نظم سنائیں۔ انہوں نے جب بیعت کی ہے تو اس وقت ایک نظم انہوں نے لکھی تھی جس میں دعائیہ الفاظ تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں انہوں نے بیعت کے خط کے ساتھ پیش کی تھی۔ وہ ایک لمبی نظم تھی، تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ آپ وہ نظم سنائیں۔ تو انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے اگر حضرت صاحب اجازت دیں تو مَیں سنا سکتا ہوں۔ حضرت اقدس نے اجازت دے دی۔ کہتے ہیں مَیں فوراً کھڑا ہوا اور پورے جوش سے نظم سنائی اور اس نظم کا حاضرین پر ایسا اثر ہوا کہ کسی شخص نے کہا کہ آپ یہ نظم دے دیں تو مَیں نے کہا کہ مَیں نے تو زبانی پڑھی ہے۔ نظم سنانے کے بعد حضور نے جو وظیفہ بتایا وہ بالکل خط والا وظیفہ تھا (جب انہوں نے بیعت کا خط لکھا اور یہ نظم لکھی تو اُس میں ساتھ یہ بھی خط میں لکھا کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں جو مَیں کِیا کروں، تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کو ایک وظیفہ لکھ کے دیا۔ کہتے ہیں جب مَیں نے زبانی پوچھا تو تب بھی وہی وظیفہ تھا۔) مَیں حیران ہوا کہ حضور کا حافظہ کتنا تیز ہے کہ جو وظیفہ لکھنے کے لئے ارشاد فرمایا وہی زبانی بھی فرمایا‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 210-209 روایت حضرت مولوی صوفی عطا محمد صاحبؓ)

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو وظیفہ یہ لکھا تھا اور وہاں زبانی بھی فرمایا کہ وظیفے کا آپ پوچھ رہے ہیں تو کسی اور وظیفے کی ضرورت نہیں ہے۔ درود شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ الحمد شریف کثرت سے پڑھا کریں۔ استغفار کثرت سے کیا کریں اور قرآنِ شریف کا گہری نظر سے مطالعہ کریں اور پڑھیں اور باقاعدہ تلاوت کریں۔ یہی وظیفہ ہے جو کامیابیوں کا راز ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 210-209 روایت حضرت مولوی صوفی عطا محمد صاحبؓ)

بہت سے لوگ مجھے بھی خط لکھتے رہتے ہیں۔ اُن کو اکثر میں اسی رہنمائی کی وجہ سے عموماً یہ بتاتا رہتا ہوں اور ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا ہے کسی کو کہ لَاحَوْل بھی پڑھا کریں۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ۔ یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے۔

(مکتوبات احمد جلد 2 صفحہ 291 مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ مکتوب نمبر 80 مطبوعہ ربوہ)

تو یہی ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتے ہیں۔

پھر ایک روایت ہے حضرت خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جموں کی۔ یہ خلیفہ نور الدین صاحب جمونی تھے۔ کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا نام ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اَور صحابی تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ جموں سے پیدل براہ گجرات کشمیر گیا۔ (گجرات کے راستے کشمیر گیا) راستے میں گجرات کے قریب ایک جنگل میں نماز پڑھ کر اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ

والی دعا نہایت زاری سے پڑھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میری روزی کا سامان کچھ ایسا کر دیا کہ مجھے کبھی تنگی نہیں ہوئی اور باوجود کوئی خاص کاروبار نہ کرنے کے غیب سے ہزاروں روپے میرے پاس آئے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 68 روایت حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جمونیؓ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے کے بعد آپ کی قوتِ قدسی سے یہ ایسا انقلاب ان لوگوں میں پیدا ہوا کہ دعائیں کرتے تھے تو دعاؤں کی قبولیت بھی اللہ تعالیٰ حیرت انگیز طور پر دکھاتا تھا۔ اس حالت میں کہ مَیں کبھی کسی سے نہ مانگوں، کبھی مجھے ہم و غم نہ ہو، دعا کی تو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی مجھے مالی تنگی نہیں ہوئی۔

پھر میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ مولوی صاحب متوکّل انسان تھے۔ بیان کیا کرتے تھے کہ ہم کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے خدا تعالیٰ خود ہی مہیا فرما دیتا ہے۔ (عجیب توکّل ہے) ہمیں ضرورت نہیں ہوتی کہ کسی سے کہیں۔ (یہ کبھی نہیں ہوا کہ کسی سے کچھ کہیں) کہا کرتے تھے کہ مجھے 19-1918ء میں انجمن نے ملازم رکھا۔ بیس پچیس روپے دینے مقرر کئے۔ (انجمن کا جو الاؤنس مقرر ہوا وہ اس وقت بیس پچیس روپے تھا) ان دنوں غلہ بہت گراں تھا۔ (یعنی گندم وغیرہ جو تھی بہت مہنگی ہو گئی تھی۔) خانصاحب منشی فرزند علی خان صاحب ناظر بیت المال فیروز پور میں تھے۔ والد صاحب اُن کے ماتحت تھے۔ ایک دن یہ کہہ بیٹھے (یعنی فرزند علی خانصاحب نے مولوی جلال الدین کو کہا) کہ آپ کو تنخواہ ملتی ہے، اس لئے آپ تندہی سے کام کرتے ہیں۔ (بہت محنت سے کام کرتے ہیں تنخواہ کی وجہ سے) والد صاحب کہا کرتے تھے کہ یہ بات مجھے اچھی نہ لگی اور مَیں نے کہہ دیا کہ مَیں نے کیا آپ سے تنخواہ مانگی تھی؟ (مَیں نے تو وقف کیا تھا، دین کی خدمت کے لئے پیش کیا تھا۔ جو الاؤنس مقرر کیا وہ تو خود جماعت نے کیا ہے۔ مَیں نے تو نہیں مانگا، میرا تو کوئی مطالبہ نہیں۔ کہنے لگے مَیں نے ناظر بیت المال کو کہا کہ مَیں یہ الاؤنس) اب نہیں لوں گا۔ خانصاحب فرمانے لگے (ناظر بیت المال تھے) کہ کام پہلے کی طرح کرو گے یا اپنی مرضی سے کرو گے۔ یعنی تنخواہ تو نہیں لو گے لیکن کام بھی اُسی طرح کرو گے کہ نہیں جس طرح پہلے محنت سے کرتے تھے تو مولوی جلال الدین صاحب نے فرمایا کہ پہلے سے بھی زیادہ تندہی سے اور کامل اطاعت سے کام کروں گا۔ محنت بھی پہلے سے زیادہ کروں گا اور پوری اطاعت کے ساتھ کام کروں گا۔ کام اور اطاعت کا تنخواہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ملے نہ ملے مَیں نے تو دین کی خدمت کرنی ہے۔ کہتے ہیں کہ یہ بات کہہ کر مَیں اپنے تبلیغی دورے پر چلا گیا۔ پیدل جا رہا تھا (سواریاں تو اُس وقت ہوتی نہیں تھیں۔ عموماً مبلغین تبلیغی دورے پر جاتے تھے تو پیدل جایا کرتے تھے) کہ رستے میں یہی خیالات آنے شروع ہو گئے کہ ان روپوں سے وقت کٹ جاتا تھا۔ (جو الاؤنس ملتا تھا اُس سے کچھ نہ کچھ ضروریات پوری ہو جاتی تھیں) آجکل تنگی ہے۔ (گندم وغیرہ جو ہے وہ بھی مہنگی ہے تو) اب کس طرح وقت کٹے گا۔ (یہ خیالات آ رہے تھے۔ پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان خیالات کے آنے کے بعد پھر اُن سے کیسا سلوک فرمایا۔ کہتے ہیں کہ) والد صاحب بیان کرتے تھے کہ مَیں انہی خیالات میں جا رہا تھا کہ ناگہاں ایک گرج کی سی آواز آئی۔ (ایک خوفناک گرج کی آواز آئی) جس سے میرا دل دہل گیا۔ (اور آواز کیا تھی؟ اُس زوردار آواز میں ایک پیغام آیا کہ) آگے اتنی مدت تم کو کوئی تنخواہ دیتا آیا ہے۔ کیا تنخواہ لے کر تم اتنے بڑے ہوئے ہو یعنی اتنا عرصہ گزر گیا تم تنخواہ میں پلے بڑھے ہو، یہاں تک اس عمر تک پہنچے ہو؟ (کہتے ہیں) اس آواز اور زجر کا میرے کان میں پڑنا ہی تھا کہ میرے تمام ہم و غم کافور ہو گئے اور مَیں نے نہایت ہی عاجزی سے عرض کی کہ یا باری تعالیٰ مجھ کو ان کی تنخواہوں کی کیا ضرورت ہے، تیرے مقابلے میں یہ کیا ہستی رکھتے ہیں۔ اس کے بعد میرا وقت آگے سے بھی اچھا گزرنے لگا۔ (کہتے ہیں اُس کے بعد پھر ایسا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح سنبھالا کہ پہلے سے بھی زیادہ اچھے حالات ہو گئے۔ کہتے ہیں) مولوی صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ خانصاحب میرے دیرینہ دوست تھے۔ یہ لفظ ویسے (ہی) اُن کی زبان سے نکل گئے (مذاق میں) جو کہ بعد میں تنخواہ والے شرک کو توڑنے کا باعث بنے۔ (اس وجہ سے یہ شرک بھی میرے سے نکل گیا۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 277-276 روایت حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ بیان کردہ میاں شرافت احمد صاحب)

پھر حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم، جن کا پہلے ذکر آیا ہے، کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ ”خواب میں دیکھا کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب جوا کھیل رہے ہیں۔ مولوی صاحب نے (جلال الدین صاحب نے) یہ خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کی۔ تو حضور نے فرمایا: مولوی صاحب! (یعنی مولوی جلال الدین صاحب کو کہ) مولوی صاحب جوا ہی کھیلتے ہیں (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت مولانا نورالدین صاحب جوا ہی کھیلتے ہیں) مگر خدا سے۔ یہ بھی جوا کھیلنے والوں کی طرح جس طرح وہ سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اپنے پاس کچھ نہیں رکھتے۔ اسی طرح مولوی صاحب بھی سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں داؤ پر رکھ دیتے ہیں یا خدا تعالیٰ کی راہ پر ان دونوں فقروں میں سے کوئی انہوں نے کہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 281-280 روایت حضرت مولوی جلال الدین صاحبؓ بیان کردہ میاں شرافت احمد صاحب)

یعنی یہ ایک سودا ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کرتے ہیں اور دنیادار تو دنیاوی فائدے کے لئے جوا میں پیسے داؤ پر لگاتے ہیں ناں۔ حضرت خلیفہ اول کے بارے میں فرمایا کہ یہ اپنی دنیا و عاقبت دونوں چیزوں کو سنوارنے کے لئے اپنا پیسہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور پھر جیسا کہ ہم جانتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی کے بیشمار واقعات ہیں۔ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کی ہر دنیاوی ضرورت پوری کی اور بے انتہا پوری کی اور اسی طرح دین میں جو مقام اُن کو ملا وہ تو سب جانتے ہی ہیں۔

پھر حضرت صوفی غلام محمد صاحب ولد میاں ولی محمد صاحب فرماتے ہیں کہ ”1912ء میں مَیں نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد مَیں نے حضرت خلیفہ اولؓ سے پوچھا کہ قرآنِ شریف یاد کروں یا ایم۔ اے کا امتحان دوں۔ فرمایا قرآن کریم یاد کرو، ایم۔ اے کیا ہوتا ہے سو مَیں نے چھ ماہ میں قرآن شریف یاد کیا اور جب مَیں نے خلیفہ اولؓ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے سجدہ شکر کیا“۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 285 روایت حضرت صوفی غلام محمد صاحبؓ)

یہ صحابہ کی تربیت تھی۔ یہ اُن کی اطاعت تھی۔ یہ محبت قرآنِ کریم کی تھی کہ دنیا کو چھوڑ کر پہلے قرآنِ کریم حفظ کیا۔ پھر آگے پڑھائی کی۔

پھر حضرت سید اختر الدین احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ لکھتے ہیں کہ ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے۔ محبّ کا دل اپنے حبیب کی یاد اور ذکر کرنے اور سننے کی تڑپ رکھتا ہے۔ چہ جائیکہ خداوند رحمان و رحیم کا فرستادہ سردارِ انبیاء ہمارے آقا محبوب و مطاع حضرت نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا بروزِ کامل، مظہرِ جمال، حبیبنا و متاعنا و نبینا، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے عظیم الشان انسان کے ذکر کی تڑپ نہ رکھتا ہو اور آپ کی یاد سے لذت نہ اُٹھاتا ہو۔ لیکن خوف مجھے یہ ہوتا رہا کہ اس عاجز کا حافظہ کمزور اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک صحبت پر ایک مدت گزر گئی۔ یعنی 1902ء کے آخر سے لے کے 1903ء کے آخر تک قریباً ایک سال میسر آئی تھی اور اُس وقت میری عمر 24 سال کی تھی۔ اُن دنوں خاکسار اور خاکسار کے ماموں مولوی سید احمد حسین صاحب مرحوم صرف دو کٹکی مہمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تھے، یہ شاید کٹک سے آئے ہوئے تھے ہم دونوں کے لئے کئی ماہ تک چاول کھانے کے مکلّف کھانے آتے رہے۔ کیونکہ غالباً اُڑیسہ کا چاول کھانے والا علاقہ ہے۔ تو چاول کھانا آتا رہا اور حضور علیہ السلام میاں نجم الدین مرحوم کو اچھی طرح مہمان نوازی کی تاکید فرمایا کرتے تھے جس طرح کہ مرحوم نجم الدین ہم دونوں سے بیان کیا کرتے تھے کہ تم لوگوں کے متعلق حضرت جی کی بڑی تاکید ہے“۔

پھر یہی سید اختر الدین صاحب فرماتے ہیں کہ خاکسار طالبعلمی کی حالت میں تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ کے درسوں میں شامل ہوا کرتا تھا۔ آپ یعنی حضرت خلیفہ اوّلؓ اس عاجز سے بہت ہی محبت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت والدہ ماجدہ مرحومہ ”رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل:25)“ نے جبکہ گھر واپسی کا حکم صادر فرمایا تو اسی عاجز کے یہ عرض کرنے پر کہ آمد و رفت میں اخراجات کثیر دارالامان کی مراجعت مشکل۔ حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب یہاں آنے لگو تو لکھنا مَیں زادِ راہ بھیج دوں گا۔ والدین نے جب واپسی کا حکم دیا اور جب مَیں اپنے گھر جانے لگا تو مَیں نے خلیفہ اوّلؓ کو کہا کہ کیونکہ اخراجات کافی ہوتے ہیں اس لئے اب یہاں قادیان میری واپسی مشکل ہو گی۔ تو حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ جب آنے لگو تو مجھے بتانا مَیں تمہیں سفر خرچ بھیج دوں گا۔ جس وقت اس عاجز سے گھر واپسی کا زمانہ قریب ہونے لگا تھا اُن دنوں چھوٹی مسجد مبارک کے بالائی حصے میں نماز ہوا کرتی تھی۔ آپؓ نے جانبِ مشرق پیچھے سے اپنے مبارک ہاتھوں کو اس عاجز کے کندھوں پر رکھ کر پیار سے فرمایا کہ اختر الدین مَیں نے سنا ہے کہ تم کئی استادان بزرگ سے قرآن مجید بہت پڑھا کرتے ہو۔ (کہتے ہیں اُس وقت مَیں بہت سارے استادوں سے قرآن کریم پڑھا کرتا۔) خلیفہ اوّلؓ نے ان کو یہ فرمایا: وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 213-212 روایت حضرت سید اختر الدین صاحبؓ)

کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہیں پڑھائے گا۔ پس قرآنِ کریم سمجھ کر پڑھنے کی بنیادی شرط یہی ہے۔ صحابہ میں قرآنِ کریم پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ حضرت خلیفہ اوّلؓ سے بھی پڑھا کرتے تھے۔ نوجوانی میں درس لیا کرتے تھے اور دوسرے اساتذہ سے بھی پڑھتے تھے کہ اور مزید سیکھیں۔ اور پھر متقی کو اللہ تعالیٰ خود قرآنِ کریم پڑھاتا ہے، رہنمائی فرماتا ہے اور اسی طرح صحابہ کی زندگیوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کو ماشاء اللہ قرآنِ کریم کا بڑا علم تھا۔

پھر ایک روایت حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب کی ہے۔ ان کی بیعت 1906ء کی ہے اور 1906ء میں ہی ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں کہ ایک دن کی بات ہے کہ حضور مغرب کی نماز کے بعد بیٹھے رہے۔ اتفاقاً اس دن مسجد میں روشنی نہیں تھی۔ حضور کے ارد گرد چند اور لوگ بھی اور خاکسار بھی بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور مولوی کہتے ہیں یعنی غیر از جماعت مولوی کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام ناصری، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جانور بنایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے فرمایا کہ شیخ صاحب خدا خالق اور مسیح بھی خالق۔

بس ایک فقرہ فرمایا۔ یہ روایت کرنے والے لکھتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ شیخ صاحب کون تھے (کیونکہ اندھیرا تھا) مگر وہ شیخ صاحب پھر نہیں بولے۔ حضور نے دوبارہ خود ہی فرمایا کہ ہمارے مولویوں کو اتنے اتنے مختصر فقرے بحث میں استعمال کرنے چاہئیں‘‘۔ یعنی انہوں نے کہا عجیب بات ہے کہ مسیح پرندے بنایا کرتا تھا، پیدا کیا کرتا تھا، جانور بنایا کرتا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ خدا بھی خالق (خالق ہونا تو خدا کی صفت ہے) اور مسیح بھی خالق۔ کہ تم مسلمان ہو کر بھی اس شرک کے مرتکب ہو رہے ہو۔ پھر فرمایا کہ اتنے مختصر فقرے بعض دفعہ تبلیغ میں کام آتے ہیں۔ فرمایا’’ کیونکہ لمبی بحث میں بات خلط ملط ہو جاتی ہے‘‘۔

اس کے بعد حضرت خیر دین صاحب لکھتے ہیں کہ ’’مَیں اپنے گاؤں واپس چلا گیا۔ مجھے قرآنِ شریف پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ حضور نے ایک دن مجھے رؤیا میں فرمایا (قرآنِ شریف پڑھنے کا شوق تھا ایک دن خواب آئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) کہ تم قادیان آ جاؤ۔ ہم تم کو قرآنِ شریف پڑھا دیں گے۔ (تو یہ انہوں نے خواب دیکھی اور اُس وقت یہ خواب دیکھی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو چکا تھا، آپ وفات پا چکے تھے۔) کہتے ہیں کہ ’’اس کے بعد مَیں نے ایک اور خواب دیکھا اور وہ یہ کہ مَیں ہجرت کر کے آ گیا ہوں اُس جگہ جہاں اب محلّہ ناصر آباد بنا ہوا ہے۔ (ہجرت کر کے قادیان آ گیا اور وہاں آ کے اُترا ہوں جہاں آجکل محلّہ ناصر آباد ہے۔) اس میدان میں مَیں اپنا سامان اتار رہا ہوں اور مَیں نے پوچھا کہ اس جگہ کا نام کیا ہے؟ تو آسمان سے آواز ایک شکل کے رنگ میں آ رہی تھی، گویا کہ وہ کوئی ٹھوس چیز تھی جس کی شکل و صورت فٹبال جیسی تھی اُس میں سے یہ آواز نکل رہی تھی کہ اس جگہ کا نام ابراہیمی جنگل ہے جہاں تم اپنا سامان اُتار رہے ہو۔ گویا خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کا نام ابراہیم بتایا۔ اس وقت مجھے معلوم نہ تھا یہ جو حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ ؎

مَیں کبھی آدم، کبھی موسیٰ، کبھی یعقوب ہوں　　　　نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 154 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

تو یہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے آواز دے کے یہ پیغام دیا اور تب مجھے پتا لگا یہ نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کی، ناموں کی، الہامات کی تائیدات کے نظارے اللہ تعالیٰ آپ کے صحابہ کے ذریعے سے دکھاتا تھا۔

پھر حضرت خیر دین صاحب مزید فرماتے ہیں کہ ’’مَیں کسرِ نفسی سے نہیں کہتا بلکہ حقیقت ہے کہ میں گنہگار تھا۔ یہ جواب بیان کرنے لگا ہوں یہ یقیناً یقیناً نورِ نبوت سے ہو گا نہ کہ میری طرف سے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ ؎

مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

تو یہ یقینی بات ہے جو نور سے تعلق پیدا کرے گا اُس کو نور سے ضرور حصہ ملے گا۔ ہاں یہ بھی بات نہایت واضح ہے کہ وہ نور اپنی اپنی قابلیت کے مطابق ملتا ہے۔ (مولوی صاحب، حضرت خیر دین صاحب کہتے ہیں کہ) ہمیں یہ معلوم ہی نہ تھا کہ الہام کس کو کہتے ہیں، کشف کس کو کہتے ہیں، رؤیائے صادقہ کیا ہوتی ہے۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس فرستادہ خدا کے ہاتھ سے ہاتھ ملانے سے نہ صرف ہم کو الہام کا علم ہوا اور (نہ) صرف کشف کا علم ہوا اور نہ صرف رؤیائے صادقہ کا علم ہوا بلکہ ان تینوں کو ہم نے اپنے اوپر وارد ہوتے دیکھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 155-154 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

یہ انقلاب تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیدا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں بھی آتا ہے ناں، کئی دفعہ ہم سن چکے ہیں کہ جب اُن سے کسی نے پوچھا حضرت مولوی صاحب آپ تو پہلے ہی بڑے بزرگ تھے، آپ کو حضرت مرزا صاحب کی بیعت میں آ کے کیا ملا۔ حضرت خلیفہ اول نے جواب دیا۔ دیکھو اور تو بہت سارے فائدے ہیں وہ تو ہیں ہی، ایک فائدہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ پہلے مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار خواب میں کیا کرتا تھا، اب کھلی آنکھیں، جاگتی حالت میں، کشفی حالت میں کرتا ہوں تو یہ انقلاب ہے جو مجھ میں مرزا صاحب نے پیدا کیا۔

(ماخوذ از حیات نور از عبدالقادر (سابق سوداگر مل) صفحہ 194 مطبوعہ ربوہ)

تو حضرت خیر دین صاحب لکھتے ہیں کہ ’’اب ہم حق الیقین کے طور پر ان باتوں کی حقیقت بیان کر سکتے ہیں۔ مثلاً مَیں نے مبارک مسجد میں بیٹھے ہوئے غالباً ظہر کا وقت تھا، ایک یہ الہام پایا کہ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْن ۔ اس میں یہ بتایا کہ اس جماعت کے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ سو ہم دیکھ رہے ہیں کہ جو معمولی سی حیثیت کے لوگ نظر آتے ہیں اُن کا آخری انجام اچھا ہو رہا ہے اور ان سے اچھے اچھے کام بھی ہو رہے ہیں اور اُن کی دعاؤں میں ایک خاص اثر معلوم ہوتا ہے۔

پھر مَیں نے ایک دفعہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرب پانے کے لئے کونسا طریق اچھا ہے (یہ دیکھیں ان لوگوں کی کس طرح کی خواہشات تھیں۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق تھا اور تعلق کو بڑھانے کے لئے کیا کیا جتن کرتے تھے۔ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیرا قرب پانے کے لئے کونسا طریق ہے) تو خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے یہ جواب دیا کہ ہمارا قرب حاصل کرنے کے دو طریق ہیں۔ یا چندہ دو یا تبلیغ کرو۔ یہ دو طریق ہم کو پسند ہیں۔ (یہ جواب آیا) تو مَیں نے عرض کی کہ اے اللہ! مَیں تو اتنا پڑھا ہوا نہیں۔ (آپس میں بیٹھے اللہ تعالیٰ سے یہ باتیں ہو رہی ہیں، مَیں تو اتنا پڑھا ہوا نہیں۔) مَیں تبلیغ کس طرح کروں؟ اللہ تعالیٰ نے پھر جواب دیا اور فرمایا کہ قرآنِ شریف تو تم کو ہم نے پڑھا دیا ہے۔ جب یہ فقرہ جنابِ الٰہی نے فرمایا تو مجھ سے اُس وقت یہ آیت حل ہوئی کہ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی ۔ کیونکہ جب مَیں اپنے گاؤں میں تھا تو اُس وقت مجھے جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خواب میں ملے تھے۔ (اس کا پہلی خواب میں ذکر ہوا تھا اور آپ نے) فرمایا تھا کہ تم قادیان آ جاؤ۔ ہم تمہیں قرآن شریف پڑھا دیں گے۔ اب دیکھئے کہ وعدہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا مگر جواب خدا تعالیٰ نے دیا کہ ہم نے تجھے قرآن شریف پڑھا دیا ہے۔ سو خاکسار دیکھ رہا ہے کہ اپنی قابلیت کے مطابق اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جو قرآنِ شریف پڑھنا چاہے اُسے پڑھا سکتا ہوں۔ چنانچہ آج کل مہمان خانے میں صبح کے وقت گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ قرآن شریف ترجمے کے ساتھ پڑھاتا ہوں۔ جب خدا تعالیٰ نے یہ کہا تھا کہ ہم نے تجھے قرآن شریف پڑھا دیا تو ساتھ یہ بھی فرمایا تھا کہ تم نے عاد اور ثمود کے قصے قرآن شریف میں نہیں پڑھے؟ ایک رکوع پڑھا اور لوگوں کو سنا دیا کہ نبیوں کی نافرمانی کرنے والوں کا کیا حال ہوتا ہے؟ اسی طرح دعا کے بارے میں جنابِ الٰہی نے یہ فرمایا کہ تم گھی بہت کھایا کرو۔ تو مَیں نے عرض کیا گھی کھانے سے کیا مراد ہے؟ تو جنابِ الٰہی نے تیسرے دن جواب دیا کہ گھی کھانے سے مراد بہت دعا کرنا ہے۔ یہ فقرے پنجابی زبان میں عنایت فرمائے کہ جس گھر میں دعا ہوتی ہے وہ گھر موجوں میں رہتا ہے۔ پھر یہ بھی آواز سنی کہ جس کے ساتھ خدا بولتا نہیں وہ مسلمان نہیں ہے‘‘۔ (پس ہمیں بھی اگر موجیں کرنی ہیں تو اپنے گھروں کو دعاؤں سے بھرنا ہو گا۔) فرماتے ہیں: کیا میرے جیسا آدمی یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ یہ میری طاقت سے ہیں۔ بلکہ صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ نورِ نبوت سے ہے۔ چنانچہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہی فقرہ دہرا دیتا ہوں فرماتے ہیں ؎

مَیں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر　　　　مَیں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 156-155 روایت حضرت خیر دین صاحبؓ)

پھر حضرت حافظ نبی بخش صاحب ولد حافظ کریم بخش صاحب موضع فیض اللہ چک کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت حضرت مسیح موعود کے دعوی سے پہلے ہی کی تھی اور بیعت بھی ابتدائی زمانے میں کی۔ حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ جو حافظ صاحب کے بیٹے تھے، وہ لکھتے ہیں کہ ’’آپ کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک عشق موجود ہے اور طبیعت میں احتیاط ایسی ہے کہ جب کبھی کوئی حضور علیہ السلام کے حالات سنانے کے لئے کہے تو یہی جواب دیتے ہیں کہ مجھے اپنے حافظے پر اعتبار نہیں، ایسا نہ ہو کہ کوئی غلط بات حضور کی طرف منسوب کر بیٹھوں۔ آپ محکمہ نہر میں پٹواری تھے اور گرداوری کے دنوں میں قریباً سارا سارا دن گھومنا پڑتا حتی کہ جیٹھ، ہاڑ کے مہینوں میں بھی (یعنی مئی جون کے جو سخت گرمی کے مہینے ہوتے ہیں ان میں بھی) گھومنا پڑتا اور اس سے جس قدر تھکاوٹ انسان کو ہو جاتی ہے وہ بالکل واضح ہے۔ مگر رات کو آپ تہجد کے لئے ضرور اُٹھتے اور ہم پر بھی زور دیتے (اپنے بچوں کو بھی کہتے)۔ جب رمضان کے دن ہوتے تو باوجود اس قدر گرمی کے روزے بھی باقاعدہ رکھتے۔ سردی کے دنوں میں تہجد کی نماز بالعموم قراءت جہری سے پڑھ کر بچوں کو ساتھ شامل فرما لیتے۔ (آپ خدا کے فضل سے حافظِ قرآن تھے) ہمیں نماز روزے کی بہت تاکید فرماتے بلکہ کڑی نگرانی فرماتے۔ (اور یہی والدین کا کام ہے) اور سستی پر بہت ناراض ہوتے۔ قرآنِ کریم ہمیں خود پڑھایا۔ جب دن کو اپنے کاروبار میں مشغولیت کے باعث وقت نہ ملتا تو رات کو پڑھاتے۔ ہم تین بھائی تھے۔ ہم سب میں سے بڑا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ قادیان میں تعلیم پانے کی حالت میں ہی غالباً 1907ء میں فوت ہوا اور باقی ہم دونوں کو بھی مجھے اور عزیزم حبیب الرحمٰن بی اے کو والد صاحب جبکہ ان کی عمر بارہ تیرہ سال تھی۔ حافظ نور محمد صاحب ساکن فیض اللہ چک اور حافظ حامد علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہما کے ساتھ جبکہ حضور براہینِ احمدیہ تصنیف فرما رہے تھے حضور کی خدمت میں پہلی بار حاضر ہوئے اور اس کے بعد عموماً حاضر ہوتے رہے اور بیعت بھی نہایت جلدی کر لی تھی۔ کیونکہ وہ یعنی حافظ صاحب (جو حکیم فضل الرحمٰن کے والد تھے) دعویٰ سے پہلے ہی بیعت لینے کو عرض کرتے رہتے تھے۔ مجھے اصل سنِ بیعت اور ملاقات کا یاد نہیں مگر جب وہ پہلی دفعہ آئے تو پھر حضور کے ہی ہو رہے‘‘۔ پھر لکھتے ہیں کہ ’’مجھے قادیان میں ہی تعلیم دلوائی (یعنی حکیم فضل الرحمٰن صاحب کو، اپنے بیٹے کو قادیان میں تعلیم دلوائی)۔ آپ صدموں کے وقت رضا بالقضاء کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھاتے۔ (حکیم صاحب لکھتے ہیں کہ) جب ہمارے بڑے بھائی کی 1907ء میں وفات ہوئی، اُس وقت ہماری دو بڑی بہنوں کی شادی کے دن قریب تھے اور اس غرض کے لئے ہم سب والد صاحب کی ملازمت کی جگہ سے اپنے وطن فیض اللہ چک گئے ہوئے تھے۔ ایک بہن کی بارات راہوں ضلع جالندھر سے آئی تھی۔ جب بارات آنے میں تین دن رہ گئے تو ان کے بھائی عبدالرحمٰن صاحب کا قادیان میں جگر کے پھوڑے سے انتقال ہو گیا، اس پر راہوں سے ہمیں تار آئی (لڑکے والوں نے کہا کہ) وہ اس وفات کے پیشِ نظر شادی کی تاریخ تھوڑا سا آگے کر دیتے ہیں۔ خود ہی انہوں نے پیشکش کی۔ حکیم صاحب کے والد صاحب نے کہا کہ وفات ایک قضائے الٰہی تھی وہ ہو گئی۔ آپ اپنے وقت پر بارات لے کر آئیں اور لڑکی کا رخصتانہ لے جائیں۔ چنانچہ اپنے عزیز بچے کی وفات کے تین دن کے اندر دو لڑکیاں بیاہ دیں جو کہ ایک دنیادار شخص کے لئے نہایت کڑا امتحان ثابت ہو‘‘۔

پھر لکھتے ہیں کہ ’’ خلافتِ اولیٰ وثانیہ دونوں کے وقت آپ کو خدا کے فضل سے کبھی کوئی ابتلاء پیش نہیں آیا اور نہ ہی آپ نے دونوں خلفاء کی بیعت میں کوئی تردد کیا۔ خلافت کے ماننے میں اس قدر اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ مَیں دو دفعہ تبلیغ کے لئے مغربی افریقہ میں آیا ہوں، (حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب بڑا لمبا عرصہ مغربی افریقہ میں مبلغ رہے ہیں) پہلی مرتبہ جب آٹھ برس متواتر رہا تھا اور اب بھی سات برس ہو گئے ہیں، باوجود کئی مختلف حالات میں سے گزرنے کے جن میں دنیاوی سامانوں کے لحاظ سے مَیں اُن کے لئے بہت بڑی مدد کا موجب ہو سکتا تھا آپ نے مجھے ہمیشہ یہی نصیحت فرمائی کہ میں ہرگز کسی قسم کی بے صبری نہ دکھاؤں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح واپس بلانے کا ارشاد فرمائیں تب ہی واپس آؤں (یعنی خود کچھ نہیں کہنا، کوئی مطالبہ نہیں کرنا) زمانہ ملازمت میں آپ سلسلے کے جملہ اخبارات خریدتے رہے اور چندہ با قاعدہ ادا فرماتے رہے۔ غرباء کی بہت مدد کی۔ مہمان نوازی حد درجہ کی فرماتے۔ آپ نے وصیت کی ہوئی ہے اور ایام ملازمت میں حصہ آمد ادا کرتے رہے۔ آپ کی کسی قدر زمین فیض اللہ چک میں ہے جس کے عشر کی آپ نے وصیت کی ہے۔ انجمن کے نام اپنی زمین کرا دی۔‘‘

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 1 تا 3 روایت حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ)

جن صحابہ کا مَیں ذکر کر رہا ہوں ان کے پڑپوتے عزیزم عمیر ابن ملک عبدالرحیم صاحب کو 28 مئی کو ماڈل ٹاؤن مسجد میں اللہ تعالیٰ نے شہادت کا مرتبہ بھی عطا فرمایا۔ اُس کے چھوٹے چھوٹے دو بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کا حافظ و ناصر ہو۔ تمام شہداء جو ہیں اور جو نوجوان شہداء تھے، اُن کے بچوں اور بیوگان کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے اور اسی طرح اُن کے والدین کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کا حامی و ناصر ہو۔ اُن کو صبر اور حوصلہ دے اور بیوگان کے، جو نوجوان بیوگان ہیں اُن کے رشتوں کے بھی اللہ تعالیٰ سامان پیدا فرمائے۔

حضرت محمد یعقوب صاحب ولد میاں سراج دین صاحب جن کی بیعت 1900ء کی ہے اور 1904ء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی۔ لکھتے ہیں کہ ’’ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی آغوشِ شفقت میں بچوں کو زیادہ جگہ عطا فرماتے۔ بندہ حضور کی گود میں کھیلتا رہتا۔ حضور کا چہرہ انور نُورٌ علیٰ نُور تھا۔ ہمیں بچپن میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ماں باپ سے زیادہ محبت ہم سے کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کبھی لاہور تشریف لے جاتے تو حضور ہمارے غریب خانے کو رونق دے کر فخر بخشتے۔ ایک دفعہ حضور سیر کو حسبِ دستور گئے تو حضور بند گاڑی میں جایا کرتے تھے۔ جب واپسی کا وقت تھا تو میرے خاندان کے بزرگ قبلہ والد میاں سراج الدین صاحب مرحوم اور چچا میاں معراج الدین صاحب عمر اور میاں تاج الدین صاحب اور دیگر خاندان کے ممبر حضور کی آمد پر منتظر تھے۔ ہمارے مکانوں کے سامنے سرکاری باغ تھا۔ باغ کی سڑک پر جو ہمارے مکانوں سے متصل تھی، موچی دروازہ، بھاٹی دروازہ کے بدمعاش لوگوں کا بڑا ہجوم تھا۔ جب حضور علیہ السلام تشریف لائے تو وہ سیڑھیوں پر سے مکان میں تشریف لے گئے تو بدمعاش لوگوں نے پتھر برسانے شروع کئے۔ اتنے میں والد صاحب مرحوم اور ہمارے چچا صاحب نے مشورہ کیا کہ کیا تدارک ہونا چاہئے تو والد صاحب نے جو میرے لئے خادم رکھا ہوا تھا اُس کو فرمایا کہ اس کو اُٹھا لو چھوٹے بچے تھے اور اس وقت بندہ کچھ بیمار بھی تھا تو خادم نے بندے کو اُٹھا لیا تو انہوں نے اسی وقت اس ہجوم کا بڑی بہادری سے مقابلہ کیا۔ مقابلہ کے بعد ہجوم منتشر ہو گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اب ان کو جانے دیں۔‘‘

یہ لکھتے ہیں کہ ’’ ایک دفعہ بندہ اپنے والد صاحب کے ہمراہ تھا۔ حضور علیہ السلام مکان پر ٹھہرے۔ جاتے ہوئے ایک جگہ پر کاغذ قلم دوات رکھی ہوئی تھی تو پھر کچھ لکھتے۔ میرے والد صاحب نے عرض کیا کہ لڑکی کا نام پوچھا تو آپ نے ایمنہ بیگم فرمایا۔‘‘

پھر ان کی ایک روایت ہے کہ ’’ جب کبھی قادیان اپنے والد صاحب کے ہمراہ بندہ آتا تو بچپن کی عادت پر بندہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطب میں چلا جاتا جہاں آپ حکمت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بھی گود میں لے لیتے اور محبت کرتے۔ وہ اکثر قرآنِ شریف کی تلاوت کرتے اور بچوں کو پڑھاتے۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول گود میں بچوں کو لے لیتے، اگر کوئی مریض نہیں ہوتا تھا تو قرآن شریف کی تلاوت کرتے اور بچوں کو بھی پڑھاتے) اور یہاں سے اُٹھا تو جب مسجد مبارک میں بندہ جاتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا موقع ملتا تو حضور اپنے پاس بٹھاتے تو کچھ باتیں دریافت کرتے۔ اُس وقت چند مہمانوں سے مسجد مبارک میں رونق ہوتی تھی۔ قادیان بالکل چھوٹا سا قصبہ تھا۔ یہ ہرگز امید نہ کی جا سکتی تھی کہ حضور کے الہام ایسے رنگ میں پورے ہوں گے۔ میرے والد صاحب مرحوم حضور کے بہت ہی عاشق تھے۔ پرانے خدام میں سے تھے۔ والد صاحب مرحوم مجھے فرماتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بابت فتح و نصرت کے زمانے کے متعلق اکثر ایسی باتیں فرماتے جو ہمارے دیکھنے میں آتی ہیں۔ (یعنی جو پہلے انہوں نے بتا دی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یقین تھا اور آپ کے جو الہامات تھے ان پر یقین کی وجہ سے یہ کہا کرتے تھے کہ یہ باتیں پوری ہوں گی اور پھر کہتے ہیں ہم نے وہ پوری ہوتی دیکھیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 129-128 روایت حضرت محمد یعقوب صاحبؓ)

پس یہ صحابہ تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر پاک تبدیلیاں پیدا کر کے خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑا اور جو آپ علیہ السلام پر ایمان میں اس قدر پختہ تھے کہ کوئی ان کو اس ایمان سے ہلا نہیں سکتا تھا۔ دینی غیرت قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والی تھی۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس بات کو پلّے باندھ لیا اور اس کا ادراک حاصل کیا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ’’ جب خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اُس نے ظاہر کئے ہیں اس سے اُس کی غرض یہ ہے کہ یہ جماعت صحابہؓ کی جماعت ہو اور پھر خیر القرون کا زمانہ آ جاوے۔ جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں، چونکہ وہ آخَرِیْنَ مِنْھُمْ میں داخل ہوتے ہیں اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 67۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ نے جیسا کہ میں نے کہا: آپ کی اس تعلیم اور خواہش کو پورا کر کے دکھایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں جاری کرنے اور قائم رکھنے والے بنیں۔

انشاء اللہ پرسوں سے بلکہ کل رات بارہ بجے سے نیا سال بھی شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے یہ سال بھی جماعت کے لئے پہلے سے بڑھ کر برکتیں لانے والا ہو۔ مخالفینِ احمدیت کے ہاتھ اللہ تعالیٰ روکے اور ان میں حق کو پہچاننے کے سامان پیدا فرمائے، توفیق پیدا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی پر ذاتی طور پر اور بحیثیت جماعت بھی بے انتہا برکتیں نازل فرماتا رہے۔ آمین۔

نمازوں کے بعد میں آج ایک جنازہ پڑھاؤں گا جو مکرم جمال الدین صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا ہے۔ مکرم جمال الدین صاحب 15 دسمبر 1938ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ انہوں نے اٹھارہ سال کی عمر میں جماعتی خدمات کا آغاز کیا۔ 27 دسمبر 2011ء کو 73 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی ہے۔ تقریباً پچپن سال اللہ تعالیٰ نے ان کو سلسلے کی خدمت کی توفیق عطا فرمائی۔ مختلف اوقات میں مختلف دفاتر میں کام کیا جن میں نظامت جائیداد، دفتر وصیت، دارالضیافت، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، نظارت خدمتِ درویشاں شامل ہیں۔ پھر جولائی 2003ء میں بطور آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ آپ کا تقرر ہوا اور تا وقتِ وفات آپ اسی عہدے پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ اپریل 2008ء سے جون 2009ء تک بطور قائمقام افسر محاسب اور پراویڈنٹ فنڈ بھی فرائض انجام دیئے۔ خاموش طبع، سادہ زندگی بسر کرنے والے شریف النفس انسان تھے۔ اپنے کارکنوں کے ساتھ بھی بڑا شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ ہر ایک کے ساتھ ہمدردی اور محبت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ عزیز و اقرباء اور بیوی بچوں کے ساتھ ہمیشہ پیار محبت اور نیک سلوک کیا۔ خدا کے فضل سے بہت بہادر اور نڈر تھے۔ نمازوں اور روزے کے پابند، تہجد گزار تھے۔ ان کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے کام میں بڑے فعال تھے اور کبھی سستی نہیں دکھائی۔ جماعتی کاموں کو ہمیشہ اپنے ذاتی کاموں پر ترجیح دی اور حقیقی وقف کی روح کے ساتھ انہوں نے ہمیشہ کام کیا اور نہایت عاجزی سے کام کیا۔ جو بھی ان کے افسر تھے ان کے بھی انتہائی اطاعت گزار تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے۔ ان کی اہلیہ پہلے وفات پا چکی ہیں۔ اللہ ان کے بچوں کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ دے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق فرمائے۔

☆☆☆

## درخواست دُعا

خاکسار کی والدہ محترمہ رقیہ بیگم اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب گلبرگی مرحوم کچھ عرصہ سے گھٹنوں میں شدید تکلیف سے پریشان ہیں احباب جماعت سے مکمل شفایابی و نیز خاکسار کے بڑے بھائی ناصر احمد گلبرگی کے کاروبار میں ترقی اور بہن بھائیوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے احباب جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(ظفر احمد گلبرگی دفتر خدام الاحمدیہ بھارت)


M/S ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

# نماز جنازہ حاضر و غائب

بتاریخ ۱۰ستمبر ۲۰۱۱ءبروز ہفتہ بمقام مسجد فضل لندن۔قبل نماز ظہر

## نمازہ جنازہ حاضر:

مکرمہ سلطانہ حفیظ کھوکھر صاحبہ (آف کرالی)

۸ ستمبر ۲۰۱۱ءکو ۷۹ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ لمبا عرصہ یوگینڈا میں مقیم رہیں۔۱۹۷۹ءمیں یو کے آئیں۔نیک سادہ اور دعا گو خاتون تھیں۔آپ دو مرتبہ حج بیت اللہ اور دو مرتبہ عمرہ کرنے کی توفیق بھی نصیب ہوئی۔چھ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## نماز جنازہ غائب:

**(۱) مکرم محمد حنیف جواہر صاحب (آف ماریشس)**

گزشتہ دنوں ۸۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ جماعت ماریشس کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔آپ نے مختلف عہدوں پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔۱۵ سال تک صدر جماعت بھی رہے۔آپ بڑے مخلص، باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔

**(۲) مکرم چوہدری رشید احمد صاحب وڑائچ (آف سدو کی ضلع گجرات)**

۲۲/اپریل ۲۰۱۱ءکو ۷۳ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ سول انجینیر تھے۔ادارہ تعمیر مرکزیہ میں خدمت بجالاتے ہوئے انہیں ربوہ میں سوئمنگ پول، لجنہ ہال، بیت الحمد اور توسیع مسجد مبارک کے منصوبوں کے علاوہ قادیان کے مختلف پراجیکٹس پر بھی کام کرنے کی توفیق ملی۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل ربوہ کے خسر اور مکرم امین الرحمان صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان کے چچا تھے۔

**(۳) مکرمہ طاہرہ ملک صاحبہ (آف ویلنشیا ٹاؤن۔لاہور)**

۲۷ اگست ۲۰۱۱ءکو ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ حضرت ملک ظہور الدین صاحب دھرم کوٹی صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔آپ لجنہ ربوۃ کے شعبہ تحریک جدید میں خدمت کی توفیق پائی اور بہترین کارکردگی پر سند امتیاز اور سند خوشنودی بھی حاصل کیں۔نہایت غریب پرور اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی مخلصخاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

**(۴) مکرمہ غالیہ ندرت صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرؤف صاحب۔ڈیرہ غازیخان)**

۲ ستمبر ۲۰۱۱ءکو ۴۳ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔نیک، ملنسار اور خدمت گزار خاتون تھیں۔اپنے حلقہ میں صدر لجنہ کی حیثیت سے توفیق پائی مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں والدہ اور میاں کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(۵) مکرمہ ذکیہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب۔گھٹیالیاں۔سیالکوٹ)**

۵ اگست ۲۰۱۱ء ۷۲ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ان کے بیٹے مکرم اشد محمود صاحب اسلام آباد یو کے میں جماعتی خدمت بجالا رہے ہیں۔

**(۶) مکرمہ امتہ الوحید صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب مرحوم۔لاہور)**

۳۰ جولائی ۲۰۱۱ءکو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ ساہیوال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔انتہائی خوش اخلاق، ملنسار اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں چار بہن بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم محمد یحییٰ خان صاحب (شہد لاہور) کی بھابھی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین ☆☆☆☆☆☆

**بتاریخ 3 نومبر 2011ء بروز جمعرات بمقام مسجد فضل لنڈن**

## نماز جنازہ حاضر:

**مکرمہ بدر پروین خان صاحبہ (اہلیہ مکرم ظفر اللہ خان صاحب۔آف بریڈفورڈ)**

31/اکتوبر کو بعارضہ کینسر 52 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے صدر لجنہ بریڈفورڈ ساؤتھ کے علاوہ سیکرٹری تبلیغ اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔انتہائی نیک صوم وصلوت کی پابند، تہجد گزار اور جماعت سے پختہ تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## نماز جنازہ غائب:

**(1) مکرم مولوی منیر احمد خان صاحب (مبلغ سلسلہ ہریانہ۔انڈیا)**

31/اکتوبر 2011ءکو ہارٹ اٹیک سے 46 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ 1996ءمیں جامعہ سے فارغ ہوئے اور مبلغ سلسلہ کے طور پر صوبہ ہریانہ اور اتراکھنڈ میں خدمت کی توفیق پائی۔وفات سے قبل صوبہ ہریانہ کے زون کرنال، پانی پت میں بطور زونل امیر خدمت بجالا رہے تھے۔محنت اور اخلاص کے ساتھ کام کرنیوالے واقف زندگی تھے۔مرحوم موصی تھے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

**(2) مکرمہ ثمینہ صاحبہ (بنت مکرم منیر احمد جاوید صاحب۔آف لاہور)**

گزشتہ دنوں 37 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔بہت صابر شاکر، محبت کرنے والی، ملنسار عزیز و اقارب کی خیر خواہ اور صلہ رحمی کا خیال رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔(شعبہ ڈیسپیچ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔لندن) کی رشتہ میں پوتی تھیں

**(3) مکرم ڈاکٹر چوہدری بشیر احمد صاحب (آف فیصل آباد)**

29/ستمبر 2011ءکو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے نگران حلقہ بٹالہ کالونی فیصل آباد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔باوفا، سلسلہ کا درد رکھنے والے اور خلافت کے فدائی بڑے ہی مخلص نیک وجود تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(4) مکرمہ کوثر تسنیم صاحبہ (آف ربوہ)**

20 ستمبر 2011ءکو وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ بڑے نیک اور بوفا خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

**(5) مکرم محمود احمد صاحب (سابق کارکن حفاظت خاص ربوہ) حال جرمنی**

2/جون 2011ءکو جرمنی مین وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دور میں حفاظت خاص میں خدمت کی توفیق پائی۔جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔مرحوم نمازوں کے پابند اور بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے۔

**(6) مکرمہ والدہ صاحبہ مکرم خلد محمود شہزاد صاحب مغل (چک نمبر NP-20۔صادق آباد)**

5 فروری 2010ءکو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ سلسہ سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی بڑی مخلص نیک خاتون تھیں۔

**(7) مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم نزیر احمد صاحب۔ویمبلڈن پارک روڈ، لنڈن)**

6/اکتوبر 2011 ئکو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔نماز، روزہ کی پابند، تہجد گزار، نہایت ہمدرد شفیق اور محبت پیار کرنے والی خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

**(8) عزیزم گالفام احمد صاحب (ابن مکرم سلطان احمد رائے صاحب۔آف بھڑی شاہ رحمان، گوجرانوالہ)**

لمبا عرصہ کینسر کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد 9/ستمبر 2011ءکو وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔سلسلہ سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے بہت مخلص نوجوان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

**(9) عزیزہ ھبۃ الشکور (آف ٹاؤن شپ لاہور)**

20/اکتوبر کو تقریباً ایک سال 22 دن کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل تھی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

**بتاریخ یکم دسمبر 2011ء بروز جمعرات بمقام فضل لندن۔قبل نماز مغرب**

## نماز جنازہ حاضر:

**مکرمہ ثروت سلطانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب مرحوم آف بدوملہی)**

گزشتہ ہفتہ پاکستان سے یہاں اپنے بیٹے کے پاس آئیں تھیں کہ 25/نومبر کو اچانک ہارٹ اٹیک سے 60 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے تقریباً 9 سال بدوملہی میں لجنہ اماء اللہ کی نائب صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔یہاں آنے سے قبل ربوہ میں رہائش پزیر تھیں۔آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور غیر از جماعت خواتیں کو گھر پر بلا کر کسی نہ کسی رنگ میں پیغام حق پہنچاتی رہتی تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## نماز جنازہ غائب:

**(1) مکرم عبدالمجید امجد خان صاحب (آف راولپنڈی)**

17/ستمبر 2011ءکو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے جماعتی اور ذیلی تنظیموں میں مختلف خدمات کی توفیق پائی۔وفات سے قبل صدر حلقہ کی حیثیت سے خدمت بجالا رہے تھے۔نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔مرحوم موصی تھے۔

**(2) مکرم رانا بنیامین صاحب (دارالعلوم جنوبی۔ربوہ)**

16/ستمبر 2011ءکو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے باڈی گارڈ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔دس بارہ سال سے آنکھوں کی بینائی ختم ہونے کی وجہ سے کوئی کام نہیں کر سکتے تھے لیکن اپنے گھر پر نمازیں بروقت ادا کرتے اور ایم ٹی اے کی نشریات باقاعدگی سے دیکھتے تھے۔

**(3) مکرمہ بشریٰ نسیم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب ورک۔ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ۔ لاہور)**

یکم نومبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. صوم صلوٰت کی پابندی، عبادت گزار، خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والی اور صدقہ وخیرات کرنے والی ایک ہمدرد خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(4) مکرم سعید قریشی صاحب (ابن مکرم عزیز محمد قریشی صاحب۔ آف اٹک۔ حال ربوہ)**

یکم نومبر 2011ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ نے 23 سال تک parkinson بیماری کا بڑے حوصلہ سے مقابلہ کیا اور کبھی بھی کوئی شکوہ زبان پر نہ لائے۔ آپ حضرت جان محمد احمدی صاحب رضی اللہ عنہ آف اٹک صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور لمبا عرصہ سیکرٹری مال کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ 1974ء میں جماعتی مقدمات کا بھی سامنا کیا۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب شریف (آف مریم ہسپتال ربوہ) کے خسر اور مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے پھوپھا تھے۔

**(5) مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب (آف حافظ آبادی)**

7/نومبر 2011ء کو طاہر ہارٹ ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ نے حافظ آباد میں بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی اور اس دوران آپ کو وہاں کی پرانی مسجد کی جگہ نئی مسجد تعمیر کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ مخلص، ہمدرد، متوکل اور نافع الناس انسان تھے۔ قرآن کریم سے حد محبت تھی اور خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ والہانہ لگاؤ تھا۔

**(6) مکرمہ فرزانہ تبسم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد یٰسین صاحب۔ گوجرانوالہ)**

یکم نومبر 2011ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ نے کھوکھر کی (گوجرانوالہ) میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابندی، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی اور خلافت کی ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔ رشتہ داروں اور ضرورت مندوں کا بہت خیال رکھتیں اور کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتی تھیں۔

**(7) مکرمہ صدیقہ سلیم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد سلیم صاحب۔ آف حیدر آباد۔ انڈیا)**

آپ گزشتہ دنوں حیدر آباد میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ نے زیادہ عرصہ شارجہ میں گزارا جہاں آپ کو ایک حلقہ میں بطور صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

**(8) مکرم بشیر احمد صاحب صدیقی (آف لاہور)**

13/نومبر 2011ء کو 75 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ حضرت حکیم محمد صدیق صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ نے علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں لمبا عرصہ سیکرٹری تعلیم القرآن اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت نیک تہجد گزار، دعا گو، اطاعت گزار اور خلافت کے ساتھ گہری محبت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مبارک احمد صاحب صدیقی (کارکن ایم ٹی اے۔ لندن) کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین ☆☆☆☆☆☆

بتاریخ 22/دسمبر 2011ء بروز جمعرات بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر عصر

## نماز جنازہ حاضر:

**مکرم چوہدری عبداللہ امنت صاحب المعروف لالہ جی (آف اسلام آباد)**

19/دسمبر 2011ء کو مختصر علالت کے بعد 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ 1990ء میں یوکے آئے۔ آپ کو اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مزار پر ڈیوٹی کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ اپنی ذمہ داری بڑے شوق اور محبت سے ادا کرتے تھے۔ انتہائی سادہ لوح، شریف النفس، صوم الصلوۃ کے پابند اور بڑے ہی مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مجید احمد صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ (وکالت تصنیف لندن) کے بڑے بھائی تھے۔

## نماز جنازہ غائب:

**(1) مکرم چوہدری ظفر اللہ وڑائچ صاحب (چک 9 پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)**

23/نومبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ حضرت چوہدری حاکم علی پنیار صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ نمازوں کے پابند، خوش اخلاق، انتہائی صابر وشاکر اور خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والے ایک نیک انسان تھے۔ جماعت کے کاموں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مربی سلسلہ مورڈن کے ماموں تھے۔

**(2) مکرم کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب (آف مظفر گڑھ)**

26/نومبر 2011ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ جماعت مظفر گڑھ کے پہلے صدر رہے اور پھر لمبا عرصہ امیر ضلع کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور اور مخلص انسان تھے۔ مالی تحریکات میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کیا کرتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور دیگر جماعتی کتب اور رسائل کا مطالعہ بڑے شوق سے کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم ظفر احمد صاحب (مربی سلسلہ یو ایس اے) کے ماموں اور خسر تھے۔

**(3) مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب (آف اونچا مانگٹ)**

6/اکتوبر 2011ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ حضرت مولوی فضل الدین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ نے فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بطور کارکن کام کیا۔ بڑے ملنسار، صلہ رحمی کرنے والے اور غریب پرور انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مفہیم احمد صاحب خادم (مربی سلسلہ غانا) کے خسر تھے۔

**(4) مکرم محمد یعقوب صاحب (آف چک نمبر 64 پتوڑ ضلع قصور)**

19/ستمبر 2011ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ نے اپنی جماعت کے صدر اور زعیم انصار اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔

**(5) مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب (صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ)**

10/ستمبر 2011ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحوم نے اپنی جماعت میں صدر، سیکرٹری مال اور امام الصلوۃ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پی۔ صوم صلوۃ کے پابند، تہجد گزار، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے پیار و وفا کا بہت گہرا تعلق تھا۔

**(6) مکرمہ زبیدہ محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد کمال صاحب آرکیٹیکٹ۔ کراچی)**

27/جولائی 2011ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. مرحومہ نماز جمعہ بڑی باقاعدگی سے اپنے سنٹر پر ادا کیا کرتی تھیں۔ جب حالات کی وجہ سے خواتین کو جمعہ پر جانے سے منع کر دیا گیا تو آپ بڑی رنجیدہ رہتی تھیں۔ اور اکثر اس کا اظہار کرتی تھین۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

**(7) مکرم ملک آفتاب اسلام صاحب (ابن مکرم عبدالسلام صاحب۔ راولپنڈی)**

28/جنوری 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ جماعتی پروگرام میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہوتے تھے اور اپنے چندہ جات بر وقت ادا کیا کرتے تھے۔

**(8) مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب ناصر صاحب (آف لاہور)** 3/نومبر 2011ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ کو وحدت کالونی لاہور میں مختلف عہدوں پر لمبا عرصہ خدمت کا موقع ملا۔ انتہائی نیک، وفا شعار اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

**(9) مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ سلیم صاحب دنیاپوری مرحوم۔ اسلام آباد)**

3/دسمبر 2011ء کو وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ حضرت منشی حبیب الرحمان صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ مرحومہ نہایت ملنسار صابر شاکر۔ صوم وصلوۃ کی پابندی، تہجد گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

**(10) مکرمہ محمودہ خانم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری جمال الدین صاحب قادیانی)** 7/دسمبر 2011ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. نہایت دعا گو، نمازوں کی پابند اور بہت اچھے اخلاق کی مالک تھیں خلافت سے آپ کو بے پناہ عشق تھا۔ چھوٹے بچوں کو قرآن ناظرہ پڑھایا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

**(11) مکرم چوہدری سلطان محمود صاحب ملتانی (چک نمبر 74/P ضلع رحیم یارخان)**

5/نومبر 2011ء کو لمبی بیماری کے وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. آپ نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کی اور مسجد اقصیٰ قادیان میں اذان دینے کی بھی توفیق پائی۔ گاؤں میں صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کا موقعہ ملا۔ بہت ہمدرد، غریب پرور، نمازوں کو خشوع وخضوع سے ادا کرنے والے، نڈر اور مخلص احمدی تھے۔ مرحوم موصی تھے

**(12) مکرمہ سکینہ بھٹی صاحبہ (اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی۔ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)**

10/نومبر 2011ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْن. پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، غریبوں کی ہمدرد، مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اقبال احمد بھٹی صاحب سابق باڈی گارڈ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں۔

**(13) مکرمہ روشن جہاں بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد بشیر بھٹی صاحب۔ 96 گ ب ضلع فیصل آباد)**

12/نومبر 2011ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ 13 سال قادیان میں رہائش پزیر رہیں اور اس دوران آپ کو حضرت اماں جان سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے اپنے گاؤں میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ گھر میں بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ان کی دینی تعلیم کا بھی باقاعدہ اہتمام کیا کرتی تھیں۔ آپ مکرم چوہدری عبدالرحیم خان صاحب دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کی بیٹی تھیں۔

**بتاریخ 5/جنوری 2012ء بروز جمعرات بمقام مسجد فضل لندن۔ بوقت 11 بجے صبح**

## نماز جنازہ حاضر :

**مکرم منیر احمد سنوری صاحب (ابن مکرم بشیر احمد صاحب۔ لندن)**

3/جنوری 2012ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پاکستان میں قائد مجلس اور سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کی نمایاں خدمات کی وجہ سے اسلام آباد میں معاندین احمدیت نے آپ کو پکڑ کر بہت مارا اور پھر سگریٹ سے آپ کے جسم کو داغا گیا جس کے نشانات وفات تک آپ کے جسم پر موجود تھے۔ 2003ء میں یو کے آنے پر پہلے انر پارک اور پھر روہیمپٹن جماعت میں صدر کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ مرحوم بہت نیک اور سلسلہ کی بےلوث خدمت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## نماز جنازہ غائب :

**(1) مکرمہ مبارکہ صدیق صاحبہ (اہلیہ مکرم حافظ محمد صدیق راشد صاحب مربی سلسلہ۔ ربوہ)**

29/دسمبر 2011ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بہت مہمان نواز، غریب پرور اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(2) مکرمہ سعیدہ مبارکہ نوید صاحبہ (اہلیہ مکرم نوید الاسلام صاحب معلم سلسلہ۔ فیصل آباد)**

11/اکتوبر 2011ء کو 43 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے بہت سے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی توفیق پائی۔ نماز، روزہ، روزانہ تلاوت کرنے والی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

**(3) مکرم مرزا مبارک احمد صاحب (آف جرمنی)**

25/نومبر 2011ء کو جرمنی میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے جرمنی میں مال اور جلسہ سالانہ کے شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھتے اور بلا امتیاز ان کی مدد کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مشرف احمد صاحب (طالب علم جامعہ احمدیہ یو کے) کے نانا تھے۔

**(4) مکرم سیٹھی ولی الرحمٰن صاحب (ابن مکرم سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب۔ جہلم)**

30/ستمبر 2011ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جماعت کے ساتھ گہری وابستگی رکھنے والے، دلیر اور نڈر انسان تھے اور آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ جہلم میں سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعتی تقاریب، اجتماعات اور مذاکرات وغیرہ کے لئے ہمیشہ اپنا گھر پیش کیا کرتے تھے۔ آپ کو حضرت مولانا برہان الدین جہلمی صاحبؓ کی قدیمی مسجد کو ازسرنو جدید خطوط پر تعمیر کروانے کی سعادت ملی۔ آپ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ عقیدت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔

**(5) مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد علی خان صاحب۔ آف فیصل آباد)**

21/دسمبر 2011ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے اپنے گاؤں چک 60 میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، مہمان نواز اور نیک سیرت خاتون تھیں چندہ جات میں باقاعدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

**(6) مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ملک رشید احمد صاحب (آف جرمنی)**

29/نومبر 2011ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تہجد گزار، نیک اور متقی خاتون تھیں۔ آپ کے میاں پچھلے سال وفات پاگئے تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم تحسین رشید صاحب جامعہ احمدیہ جرمنی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

**(7) مکرم ملک منیر احمد صاحب (ابن مکرم ملک نذیر احمد صاحب۔ آف ساہیوال)**

7/اگست 2011ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعت ساہیوال میں مقامی اور ضلعی سطح پر سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت واخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ نیک مخلص باوفا اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے آمین

**بتاریخ 12/جنوری 2012ء بروز جمعرات بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر**

## نماز جنازہ حاضر :

**مکرم مرزا بشیر احمد صاحب (ابن مکرم کیپٹن عمر حیات خان صاحب۔ آف گرین فورڈ۔ یو کے)**

10/جنوری 2012ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ تقریباً 50 سال سے یو کے میں مقیم تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑے سرگرم رہتے تھے۔ گرین فورڈ جماعت میں جنرل سیکرٹری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ علاوہ ازیں لمبا عرصہ سنڈے سکول (ساؤتھ آل) میں بچوں کو پڑھاتے رہے۔ نیک دعا گو اور خلافت سے گہرا تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولوی فضل دین صاحب مرحوم (سابق مشیر قانونی) کے داماد اور مکرم چوہدری مظفر اللہ صاحب (صدر جماعت گرین فورڈ) کے سسر تھے۔

## نماز جنازہ غائب :

**(1) مکرم محمد سلیم اللہ صاحب (ابن مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت بنگلور۔ زونل امیر کرناٹک۔ انڈیا)**

8/جنوری 2012ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ جماعت بنگلور میں بحیثیت سیکرٹری امور عامہ وخارجہ خدمت بجالا رہے تھے۔ بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ پسماندگان میں ضعیف والدین کے علاوہ اہلیہ اور تین بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(2) مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نور سید صاحب آف بنگلہ دیش)**

26/دسمبر 2010ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ نہایت مخلص، نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور بکثرت صدقہ وخیرات کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم فیروز عالم صاحب (انچارج بنگلہ ڈیسک لندن) کی چچی تھیں۔

**(3) مکرم ملک نثار احمد صاحب (آف دوالمیال۔ حال برمنگھم)**

کچھ عرصہ قبل مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے شعبہ ضیافت میں خدمت بجالانے کے علاوہ برمنگھم جماعت میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ نیک مخلص باوفا انسان تھے۔

**(4) مکرمہ سائرہ انیس صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد ظہیر احمد صاحب آف جرمنی)**

کچھ عرصہ قبل بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک نوعمر بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ آپ چوہدری انیس احمد صاحب (ممبر قضاء بورڈ جرمنی) کی بیٹی تھیں۔

**(5) مکرم رفیق احمد صاحب رضا (ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)**

25/اکتوبر 2011ء کو طویل علالت کے بعد 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے آرمی سے ریٹائرمنٹ کے بعد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں بطور ڈرائیور لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی ذمہ داری کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے۔ نہایت نیک، باوفا اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(6) عزیزم طاہر احمد (ابن مکرم ادریس احمد صاحب۔ مانگا ضلع سیالکوٹ)**

آپ موٹر سائیکل کے ایک حادثہ کے نتیجہ میں کچھ دن ہسپتال میں بےہوش رہنے کے بعد یکم دسمبر 2011ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے اپنی جماعت میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت ذہین، لائق اور محنتی نوجوان تھے۔

**(7) مکرمہ محمودہ بیگم خان صاحبہ (اہلیہ مکرم نیاز احمد خان صاحب آف شکاگو)**

26/جولائی 2011ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت دیانت خان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ جماعت سے ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ آپ بڑی ہمدرد اور اچھے اخلاق کی مالک خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑا تعلق تھا۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**بتاریخ 19/جنوری 2012ء بروز جمعرات بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر**

## نماز جنازہ حاضر :

**مکرمہ ریحانہ شاہین صاحبہ (اہلیہ مکرم رحمت علی صاحب مرحوم آف کراچی)**

16/جنوری 2012ء کو 60 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت حکیم رحمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب آف لاہور ہاؤس ربوہ کی بیٹی تھیں۔ آپ نے حلقہ مارٹن روڈ کراچی میں 14 سال تک صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نیک صالحہ، بےلوث خدمت کا جذبہ رکھنے والی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## نماز جنازہ غائب :

**(1) مکرمہ مصرا منصورہ صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش۔ قادیان)**

10/جنوری 2012ء کو مختصر علالت کے بعد 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ بھدرواہ کشمیر سے شادی ہو کر قادیان آئی تھیں۔ زمانہ درویشی بڑے صبر اور شکر کے ساتھ گزارا اور بچوں

کیا اچھی تربیت کی توفیق پائی۔ خاموش طبع دعا گو، نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور بچوں کو ہمیشہ خلافت سے وابستگی اور وفاداری کی تلقین کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(2) مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب آف لندن)**

6/اکتوبر 2011ء کو بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

**(3) مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں محمد عاشق صاحب آف کینیڈا)**

10/جنوری 2012ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1960ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ بڑی نڈر داعی الی اللہ تھیں۔ آپ مکرم محمد حاذق رفیق طاہر صاحب (اسیر راہ مولیٰ ساہیوال) کی والدہ تھیں۔

**(4) مکرم محمد عامر صاحب (ابن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب چیمہ۔ آف فیصل آباد)**

آپ گردوں کے مرض میں مبتلا تھے۔ 30/اکتوبر 2011ء کو گردے واش کروانے کے لئے ہسپتال گئے اور وہاں طبیعت زیادہ بگڑنے پر 23 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔ خوش مزاج، ہنس مکھ اور مخلص نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ چار بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

**بتاریخ 30/جنوری 2012ء بروز سوموار بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر**

## نماز جنازہ حاضر:

**مکرمہ فرزانہ ناہید صاحبہ (بنت مکرم ڈاکٹر غلام حسین صاحب۔ والسال، یوکے)**

23/جنوری 2012ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت عطاء محمد صاحب بنگوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتی تھیں۔ تبلیغ کا آپ کو بہت شوق تھا اور بڑے موثر رنگ میں پیغام حق پہنچایا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے

## نماز جنازہ غائب:

**(1) مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ (بنت مکرم محمد اسحاق ارشد صاحب مرحوم۔ احمدیہ ماڈرن سٹور۔ ربوہ)**

29/جنوری 2012ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو مختلف رنگ میں جماعت کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ شادی سے قبل چھوٹی آپا صاحبہ کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ اپنی جماعت میں تقریباً گیارہ سال صدر لجنہ رہیں۔ طاہر ہومیوپیتھی ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ڈاکٹر وقار بسراء صاحب کے ساتھ خدمت بجالاتی رہیں۔ چندوں میں باقاعدہ، خلافت سے خاص لگاؤ رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ خدمت خلق کے لئے ہمیشہ مستعد رہتیں اور کسی بھی تکلیف میں دیکھ کر فوراً مدد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم جمیل احمد ناصر صاحب (مربی سلسلہ۔ نظارت تعلیم القرآن) کی والدہ تھیں۔

**(2) مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک افضل الٰہی صاحب)**

14/دسمبر 2011ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ بھی کثرت سے کیا کرتی تھیں۔ آپ نے ہمیشہ خلافت کے ساتھ خود بھی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا اور اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم لطف الرحمٰن محمود صاحب سابق پرنسپل سیرالیون کی خالہ تھیں۔

**(3) مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم محمود احمد سعید صاحب حیدرآبادی مرحوم، اکاؤنٹنٹ وکالت مال۔ ربوہ)**

9/جنوری 2012ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز، روزہ کی پابند، دعا گو راضی برضا رہنے والی، قناعت شعار اور صابر و شاکر خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں آپ کے ایک نواسے مکرم قیصر محمود ملک صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھ رہے ہیں۔

**(4) عزیز حافظ احمد باسل (ابن مکرم احمد خان گلشن صاحب۔ مانچسٹر)**

12/جنوری 2012ء کو بعارضہ کینسر 20 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عزیزم وقف نو تحریک میں شامل تھے۔ اور حافظ قرآن تھے۔ آپ نے تکلیف دہ بیماری کا عرصہ بڑی ہمت اور دلیری سے خدا کی رضا پر راضی رہتے ہوئے گزارا۔ نہایت اطاعت گزار اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ 6 بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

**(5) مکرم منور احمد میر صاحب ریٹائرڈ میجر (آف وینکوور۔ کینیڈا)**

14/دسمبر 2011ء کو 61 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اور علمی مضامین بھی لکھا کرتے تھے۔ بہت نیک، مخلص، خدا ترس اور غریب پرور انسان تھے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتے۔ لازمی چندہ جات کے علاوہ دوسری تحریکات اور غرباء کی مدد میں بھی حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(6) مکرمہ بشیراں رشید صاحبہ (اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب۔ ملتان)**

13/جنوری 2012ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے اپنے گاؤں چاہ گھنے والا میں 25 سال بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، تہجد گزار اور کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ کے گھر میں جماعت کا نماز سینٹر قائم تھا۔ بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی بھی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ دلی وابستگی اور پیار تھا اور اولاد کو بھی ہمیشہ اس کی تلقین کرتی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

تڑپ ہمیں اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ ہم بھی اسلام کی اشاعت کیلئے ہر دم کوشاں رہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ جہاں اسلام کی سچائی کی اطلاع دیتی ہے وہاں یہ اطلاع بھی دیتی ہے کہ اُس موعود بیٹے نے اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا تھا۔ اور آپؓ کے ذریعہ ہی ایک نظام جماعت کو عطا ہوا۔ جس کے ذریعہ اسلام ہر روز نئی شان سے ظاہر ہو رہا ہے۔ پس جہاں بھی احمدی ایک جماعت قائم کر کے اس نظام کا حصہ بنتے ہیں وہاں وہ اس بات کی طرف بھی توجہ دیں کہ صرف اپنی ذات کو ہم نے نہیں سنبھالنا بلکہ اپنی نئی نسل کو بھی سنبھالنا ہے۔ آج دنیا میں ہر جگہ احمدیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے اس میں حضرت مصلح موعودؓ کی کاوشوں کا ایک بڑا حصہ ہے۔ پس آج جب ہم یوم مصلح موعودؓ منا رہے ہیں ہمیں حقیقی اسلام کو بھی دوبارہ قائم کرنا ہوگا۔ ہمیں دنیا کے مسلم ممالک کو بتانا ہوگا کہ وہ فرقہ بازی سے اُوپر اُٹھیں اور آنے والے مسیح موعودؑ کی باتوں پر غور کریں ہمیں دنیا کی اصلاح کیلئے خود اپنے دائرہ میں مصلح بننا ہوگا۔ اور مسلم ممالک کی حفاظت کیلئے سب سے بڑھ کر دُعا سے کام لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ مسلم ممالک کو بھی امام الزمان کو تسلیم کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ایک بیٹی اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ ہیں اور آجکل بہاولپور میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

**بتاریخ 4/فروری 2012ء بروز ہفتہ۔ بمقام مسجد فضل لندن۔ قبل نماز ظہر**

## نماز جنازہ حاضر:

**مکرم عبدالرشید مرزا صاحب (ابن مکرم حافظ مرزا محمد اسحاق صاحب، سلو، یوکے)**

2/فروری 2012ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت امام دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی نظام کی پوری اطاعت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

## نماز جنازہ غائب:

**(1) مکرمہ کوثر شاہین ملک صاحبہ (اہلیہ مکرم انور احمد ملک صاحب۔ جرمنی)**

24/جنوری 2012ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی 6 سال خدمت کی توفیق پائی۔ رسالہ خدیجہ کا اجراء اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کی تاریخ مرتب کرنے کا کام بھی آپ کے دور میں شروع ہوا۔ بڑی خوبیوں کی مالک، خوش اخلاق صابر شاکر، مہمان نواز اور صائب الرائے خاتون تھیں پردے کا بہت خیال رکھتیں۔ خلافت سے گہرا تعلق تھا۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتی تھیں۔ کچھ عرصہ سے بیمار تھیں۔ بیماری کا عرصہ نہایت صبر اور حوصلہ سے گزارا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

**(2) مکرمہ برجیس حکیم صاحبہ (بنت مکرم رانا عبدالرحمٰن ناصر صاحب۔ پروفیسر ٹی آئی کالج ربوہ)**

گزشتہ دنوں 55 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ نیک، مخلص، غریبوں کی ہمدرد اور باوفا خاتون تھیں۔ بچوں کی نیک تربیت کی اور ان میں خدمت دین کا شوق پیدا کیا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں آپ مکرم عبدالباسط طارق صاحب (مربی سلسلہ جرمنی) کی بھابھی تھیں۔

**(3) مکرمہ بشریٰ خاتون صاحبہ (اہلیہ مکرم پروفیسر محمد دین انور صاحب آف سرگودھا)**

18/جنوری 2012ء کو لاہور میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ نے سرگودھا میں 50 سال تک جماعت کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی ملنسار، مہمان نواز اور غریب پرور خاتون تھیں۔ آپ کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں۔ دس سال تک اس بیماری کا بڑی ہمت اور صبر سے مقابلہ کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

**(4) مکرم محمد رمضان رانجھا صاحب (آف چک نمبر EB-543 ضلع وہاڑی)**

11/دسمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو اپنے گاؤں میں مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ نہایت، غریبوں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

**(5) مکرم محمد امان اللہ حسین بخش صاحب (آف ماریشس)**

گزشتہ سال 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم بڑے مخلص، نمازوں کے پابند، دعا گو اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت کے ساتھ ساری زندگی وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ آپ مکرم مظفر احمد صاحب سدھن (مبلغ ماریشس) کے ماموں تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday Ist March 2012 Issue No.9

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S. $
: 45 Euro
: 65 Canadian Dollar

# آج مسلمانوں میں سے جماعت احمدیہ ہی وہ فرقہ ہے جو خدا تعالیٰ کو تمام صفات کے ساتھ کامل و قادر یقین رکھتا ہے

## پیشگوئی مصلح موعودؓ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے، جو کئی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔

### حضرت مصلح موعودؓ کی 52 سالہ خلافت کا دور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے آپؓ کی تحریرات و تقریرات میں اسلام اور آنحضرت ﷺ کے لئے درد موجود ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 فروری 2012 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ زندہ مذہب وہی مذہب ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت نمائی کے جلوے ہمیشہ نظر آتے ہیں اور آج زندہ مذہب ہونے کا دعویٰ ہی نہیں بلکہ عملی ثبوت صرف اور صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو جسے چاہے کلیم بنا سکتا ہے۔ دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا اور جواب دیتا ہے اور اپنی قدرت کے نمونے دکھاتا ہے اور اس زمانہ میں اپنی قدرت کے اظہار کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے۔ آج مسلمانوں میں سے جماعت احمدیہ ہی وہ فرقہ ہے جو خدا تعالیٰ کو تمام صفات کے ساتھ کامل و قادر یقین رکھتا ہے۔ آنحضرت ﷺ جو خاتم الانبیا ہیں آپ ﷺ کی بعثت کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ مقدر فرما دیا ہے کہ اب تمام قسم کے انعامات کے حصول کا ذریعہ اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا راستہ حضرت خاتم الانبیاء کے طفیل ہی مل سکتا ہے اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے وہ کامل عاشق صادق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور آپ سے تکمیل اشاعت دین کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو! اور اے تمام وہ انسانی روحو جو مشرق و مغرب میں آباد ہو! میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم روح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 11)

اسی طرح فرماتے ہیں۔

”ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر، تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ و احمد مجتبیٰ ﷺ ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔“ (بحوالہ سراج منیر صفحہ 82)

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فتح نصیب جرنیل کی حیثیت سے اسلام کے مخالفین کا خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے منہ بند کیا۔ اور خدا تعالیٰ سے خبر پاکر آپ نے پیشگوئیاں فرمائیں۔ آپ کو اسلام کا درد تھا اللہ تعالیٰ کے حضور مخالفین کا منہ بند کرنے کیلئے آپ کی بے شمار دعائیں ہمیں ملتی ہیں ذاتی اغراض کے لئے نہیں بلکہ اسلام کی فتح و غلبہ کیلئے نشانات مانگے گئے ہیں۔ انہیں نشانوں میں سے ایک نشان سفر ہوشیار پور اور چلہ کا واقعہ ہے۔ اس سفر میں آپؑ کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کی خبر ملی۔ یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جو کئی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ اور بعد میں آنے والوں کے لئے یہ پیشگوئی حرف بہ حرف ازدیاد ایمان کا باعث ہے جنہوں نے ایک ایک لفظ اس پیشگوئی کا پورا ہوتے ہوئے دیکھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے الہامی الفاظ پیش کرکے فرمایا کہ اس پیشگوئی کے مصداق یقیناً حضرت مصلح موعودؓ ہیں۔ آپ نے 1944ء میں خود اس کا اعلان فرمایا کہ میں ہی مصلح موعود ہوں۔ خدا تعالیٰ کے اس عظیم نشان کے پورا ہونے کی خوشی میں ساری دنیا میں جماعت میں جلسہ یوم مصلح موعود منایا جاتا ہے۔

حضور نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اکثر یہ سوال ہوتا ہے کہ جب جماعت میں دیگر بزرگان کا یوم ولادت نہیں منایا جاتا تو حضرت مصلح موعودؓ کا یوم ولادت کیوں منایا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا بھی یوم ولادت نہیں منایا جاتا کیونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی پیدائش تو 12 جنوری کو ہوئی تھی۔ اور یوم مصلح موعودؓ 20 فروری کو منایا جاتا ہے جو کہ حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق عظیم الشان پیشگوئی کے اظہار کا دن ہے۔

حضور انور نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے دو پہلوؤں پر خصوصی روشنی ڈالی۔ ایک یہ کہ حضرت مسیح موعودؑ بھی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو مصلح موعودؓ جانتے تھے۔ دوسرا یہ کہ حضرت مصلح موعودؓ کے سینہ میں اسلام کی اشاعت کے لئے ایک عظیم درد اور کرب تھا۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے مندرجہ ذیل حوالہ جات پیش فرمائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”محمود جو میرا بڑا بیٹا ہے اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے اور ایسا ہی دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب کہ اِس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ باقی نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو تب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے ۱۲/ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹/ جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ محمود پیدا ہوا اور اس کے پیدا ہونے کی مَیں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے جس کے عنوان پر تکمیل تبلیغ موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں اور اس کے صفحہ ۴ میں یہ الہام پسر موعود کی نسبت ہے ؎

اے فخرِ رُسل قُربِ تو معلومم شد
دیر آمدہ ز راہ دُور آمدہ“

(بحوالہ تریاق القلوب صفحہ 219)

”ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور اُن کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اُس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار اُن کو کہا گیا کہ ۲۰/ فروری ۱۸۸۶ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خورد سالی میں فوت ہو جاتا تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اُس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ 7 کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔ (بحوالہ حقیقۃ الوحی صفحہ 373)

پھر آپؑ فرماتے ہیں۔ میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ محمود تب میں نے اِس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا۔ جس کی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے اور یہ اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہزاروں آدمیوں میں شائع کیا گیا اور اب تک اس میں سے بہت سے اشتہارات میرے پاس موجود ہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 214)

حضور انور نے فرمایا کہ ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو پیشگوئی کا مصداق سمجھتے تھے۔ آپؓ کی 52 سالہ خلافت کا دور اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے آپؓ کی تحریرات و تقریرات میں اسلام اور آنحضرت ﷺ کے لئے درد موجود ہے۔ آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے وقت 19 سال کی عمر میں اسلام کی اشاعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو دنیا میں پھیلانے کیلئے پختہ عزم کیا اور باوجود مخالفتوں کے اپنے اس عزم پر ہمیشہ قائم رہے۔ آپؓ کے دل کی

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)